

5 بیرونی شعبہ

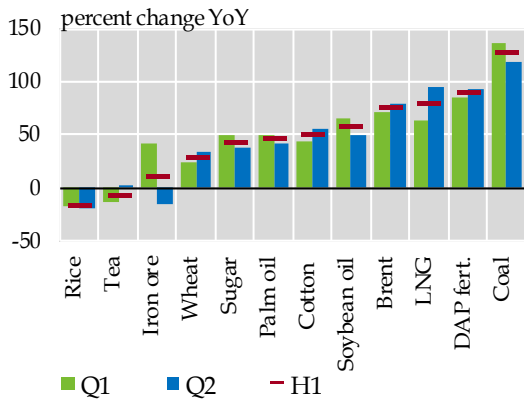
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں رسدی رکاوٹوں اور عالمی طلب کے ردعمل میں اجناس کی عالمی قیمتیں مسلسل بڑھنے سے پاکستان کے بیرونی کھاتے پر بڑی حد تک منفی اثرات مرتب ہوئے۔ اس عرصے کے دوران قیمتوں میں یہ اضافہ درآمدی ادائیگیاں بڑھانے کا غالب محرک تھا۔ اگرچہ کپاس کی بلند عالمی قیمتوں کے سبب ٹیکسٹائل برآمدات میں فائدہ ملا اور مجموعی برآمدی وصولیاں بڑھ کر بلند ترین ششماہی سطح تک پہنچ گئیں، تاہم درآمدی ادائیگیوں میں بہ سرعت اضافے نے تجارتی خسارہ بڑھادیا۔ کارکنوں کی بھرپور ترسیلات زر سے تھوڑا بہت سہارا ملا لیکن یہ بلند تجارتی خسارے کی تلافی کرنے سے قاصر رہا۔ نتیجتاً، جاری کھاتے کے خسارے میں اضافہ ہو گیا، جس کی بنا پر روپے کی قدر میں 10.7 فیصد کمی آئی۔ تاہم کثیر فریقی، دو طرفہ اور کمرشل ذرائع سے رقوم کی بلند آمد کے سبب اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر چھ ماہ کے عرصے میں تھوڑے سے بڑھ کر آخر دسمبر 2021ء میں 17.7 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

5.1 بیرونی شعبے کی پیش رفت

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی کھاتہ دباؤ میں رہا، جس کی بنیادی وجہ میں اجناس کی عالمی قیمتوں (شکل 5.1) کا مسلسل بڑھنا، کووڈ 19 کی ویکسین کی حالیہ خریداری، اور ملکی رسد میں کمی کو دور کرنے کے لیے گندم اور چینی درآمد کرنے کی مسلسل ضرورت، اس کے ہمراہ ملکی معیشت کے کووڈ وبا سے بتدریج سنبھلنے کے باعث کچھ طلبی دباؤ شامل ہیں۔ اگرچہ برآمدی رقوم کی وصولیاں اور کارکنوں کی ترسیلات زر دونوں ششماہی کی ریکارڈ بلند سطح تک پہنچ گئیں، تاہم پھر بھی درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کی تلافی نہ ہو سکی۔ اس کے نتیجے میں م م 22ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 9.0 ارب ڈالر تک جا پہنچا، جو گذشتہ برس 1.2 ارب ڈالر فاضل تھا (جدول 5.1)۔ زرمبادلہ میں ادائیگیوں کا یہ فرق بالعموم بین البینک منڈی میں ظاہر ہوا، جہاں م م 22ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 10.7 فیصد کم ہوئی۔ تاہم اس عرصے میں بلند بیرونی مالکاری کی بدولت اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑی حد تک محفوظ رہے۔

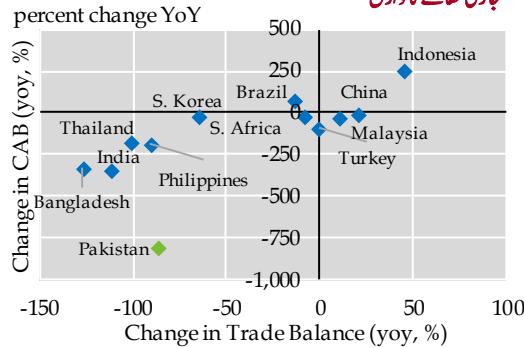
پاکستان کے ساتھ ساتھ تیل درآمد کرنے والی کئی اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے جاری کھاتے کے توازن میں ابتری آئی، جس کی بڑی وجہ بلند تجارتی خسارہ ہے (شکل 5.2)۔ پاکستان کی پست برآمدات کے پیش نظر اور بعد از کووڈ پالیسی کے توسط سے ہونے والی معاشی بحالی کے باعث مختلف اقسام کی مصنوعات کی درآمدی طلب پہلے ہی بڑھ چکی تھی، اس لیے ملکی تجارتی کھاتے پر اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کا دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں زیادہ گہرا اثر پڑا۔ (بکس 5.1)۔ دوسری جانب پاکستان کی بھرپور اور مستحکم ترسیلات زر کی وجہ سے جاری کھاتے

شکل 5.1: جولائی تا دسمبر 22ء میں اہم اجناس کی عالمی قیمت میں اضافہ



Source: World Bank Commodity Prices

شکل 5.2: جولائی تا دسمبر 22ء میں ابھرتی ہوئی منڈیوں کی تجارت اور جاری کھاتے کا توازن



*goods trade balance

Source: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

جدول 5.1: پاکستان کا توازن ادائیگی

ملین ڈالر

م س 22ء	م س 21ء شش 1	م س 22ء سہرہ 2	م س 21ء سہرہ 2	م س 22ء سہرہ 1	م س 21ء سہرہ 1	
-9,023	1,247	-5,497	382	-3,526	865	جاری حسابات کا توازن
-21,187	-11,386	-10,993	-6,103	-10,194	-5,283	ایشیا کا تجارتی توازن
15,235	11,815	8,034	6,461	7,201	5,354	برآمدات
36,422	23,201	19,027	12,564	17,395	10,637	درآمدات
8,571	4,283	4,598	2,206	3,974	2,076	جس میں سے توانائی کی درآمدات
27,851	18,918	14,429	10,358	13,421	8,561	غیر توانائی درآمدات
-1,823	-944	-946	-411	-877	-533	خدمات کا توازن
-2,481	-2,673	-1,475	-1,184	-1,006	-1,489	بنیادی آمدنی کا توازن
1,399	1,290	930	644	469	646	جس میں سودی ادائیگیاں
16,468	16,250	7,917	8,080	8,551	8,170	ثانوی آمدنی کا توازن
15,808	14,203	7,609	7,060	8,199	7,143	جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر
-10,052	-309	-4,322	-1,163	-5,730	854	مالی کھاتے کا توازن ^۸
1,058	880	578	422	480	458	براوراست سرمایہ کاری کی آمد
-406	-435	-1,285	-290	879	-145	جزدانی سرمایہ کاری کی آمد
-	-	-1,000	-	1,000	-	جس میں یورو بانڈز/حصص
415	1,573	5	467	410	1,106	بیرون ملک زرمبادلہ کے اثاثوں میں اضافہ
9,864	1,500	5,090	1,480	4,774	20	زرمبادلہ کے قرضے اور واجبات (خالص)
5,868	3,042	4,231	1,620	1,637	1,422	جس میں عمومی سرکاری
3	-931	1	69	2	-1,000	اسٹیٹ بینک
571	-621	434	21	137	-642	بینک
2,773	-	-	-	2,773	-	ایس ڈی آر اختصاص
17,686	13,415	17,686	13,415	19,254	12,154	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت)*
-4,382	-4,610	-4,382	-4,610	-4,870	-5,774	اسٹیٹ بینک کے بینکنگ واجبات (آخر مدت)*
-10.7	5.1	-3.3	3.7	-7.7	1.4	روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد*

* ذخائر اور بینکنگ واجبات میں اس عرصے (اکتوبر تا دسمبر برائے سہرہ 2، جولائی تا دسمبر برائے شش 1) کے دوران تبدیلی
 ۸ مالی کھاتے کی رقم کے ساتھ منفی علامت کا مطلب پاکستان میں زرمبادلہ کی آمد ہے، مثبت علامت کا مطلب زرمبادلہ کا اخراج ہے۔ مالی کھاتے کے توازن میں تبدیلی کے ساتھ منفی علامت کا مطلب
 پاکستان میں سال بسال بنیاد پر زرمبادلہ کی خالص رقم کی پست آمد ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی شعبہ

نے بڑے ممالک میں حربوں سے منڈی کا حصہ لینے کا سلسلہ جاری رکھا (سکیشن 5.5)۔ جاری سرمایہ اور معین سرمایہ کاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیموں نے اہل فرموں کو درکار مدد فراہم کر دی تاکہ وہ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت سے نمٹ سکیں (باب 3)۔ دریں اثنا، تریلیٹ زر پمپانے والوں کے لیے باضابطہ ذرائع سے رقم کی وصولی پُرکشش بنانے کے لیے مراعات کے تسلسل اور اجرت اور ترقی یافتہ معیشتوں میں موزوں ملازمتی حرکیات کے باعث کارکنوں کی تریلیٹ میں مسلسل اضافہ ہوا۔

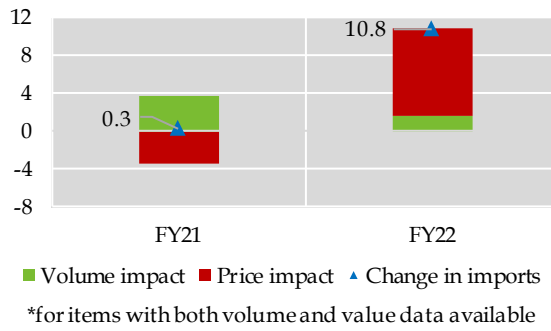
کے خسارے میں ابتری قدرے پست رہی۔ ستمبر 2021ء کے بعد سے بڑھتے ہوئے تجارتی عدم توازن کی وجہ سے پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت پیش آئی۔ ستمبر تا دسمبر 2021ء میں اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا اور اسٹیٹ بینک نے ملکی طلب کے انتظام کے لیے کئی انتظامی اور ضوابطی اقدامات کیے۔¹

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں کپاس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ نے پاکستانی ٹیکسٹائل برآمدات کو سہارا دیا، اور اس عرصے کی مجموعی برآمدی نمو میں ٹیکسٹائل کا حصہ دو تہائی رہا۔ بیرون ملک نرخوں کے موافق ماحول کے علاوہ پاکستانی برآمد کنندگان

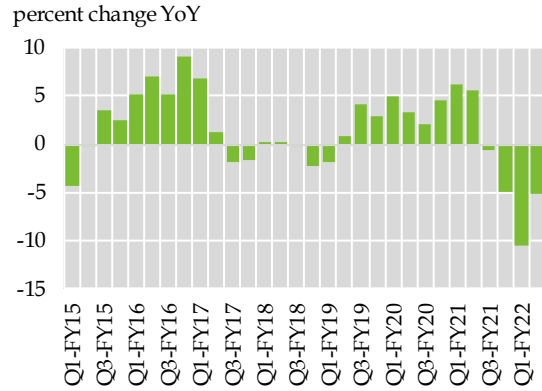
بکس 5.1: پاکستان میں درآمدی موبڑھانے کے عوامل اور بین الینٹک زر مبادلہ کی دستیابی پر ان کے اثرات

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان میں جاری کھاتے کی ابتری کی بنیادی ذمہ داری درآمدی ادائیگیوں میں حالیہ اضافے پر عائد ہوتی ہے۔ اس بکس میں درآمدی نمو کے بڑے عوامل کا تجزیہ کیا گیا ہے، اور معلوم ہوا ہے کہ عالمی اور ملکی دونوں عوامل نے اس اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔ علی الخصوص، تین نکات قابل ذکر ہیں۔

شکل 5.1.1.1: جولائی تا دسمبر* کے دوران درآمدات کی تبدیلی میں حجم اور نرخوں کے اثرات



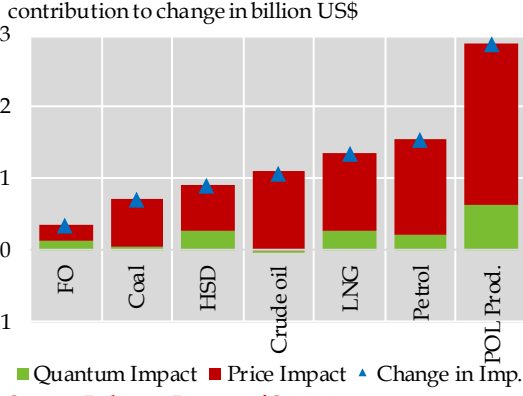
شکل 5.1.1.1 الف: پاکستان کے تجارتی تناسبات



(i) اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے باعث درآمدی و برآمدی قیمتوں میں عدم مطابقت کا دھچکا: اجناس کی عالمی قیمتوں میں وسیع البنیاد اضافے کی وجہ سے م س 22ء میں پاکستان کو گذشتہ 7 برسوں میں درآمدی و برآمدی قیمتوں میں عدم مطابقت کے بدترین دھچکے کا سامنا ہے (شکل 5.1.1.1 الف)۔ دوسری طرف، اہم مصنوعات کے درآمدی حجم کے دستیاب اعداد و شمار کے

¹ ان اقدامات میں کار اور صارتی مالکاری کو سخت کرنے کی غرض سے محتاطیہ ضوابط میں تبدیلیاں، 114 اضافی ایشیا پر نقد مارجن عائد کرنے کی شرط اور بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظی کی شرح میں ایک فیصد اضافہ شامل ہیں۔

شکل 5.1.2: جولائی تا دسمبر 2022ء میں توانائی درآمدات میں نمو کی تفصیل



مطابق، م 22ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی طلب نے بھی توانائی اور غیر توانائی درآمدات بڑھانے میں، تھوڑا سا گواہی کہ قدرے کم، کردار ادا کیا (شکل 5.1.1 ب)۔ 2021ء کے آغاز سے توانائی کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہی ہیں، عالمی سطح پر معاشی بحالی کی رفتار میں اضافے کی وجہ سے طلب بڑھنا، اور اوپیک پلس کے ممالک کی جانب سے تیل کی رسد بڑھانے کے غیر سرگرم منصوبے کی پاسداری کے باعث قدرے تنگ رسد، اور ماکاری اور افرادی قوت کی رکاوٹوں کی وجہ سے امریکی شیل کے پیدا کنندگان کا تیل کی رسد قبل از کووڈ سطح تک لانے میں ناکامی، اس کے اسباب ہیں۔ م 22ء کی پہلی ششماہی میں طلب و رسد کے ان عوامل کی عکاسی عرب لائٹ خام تیل کی قیمتوں میں 69.2 فیصد سال بسال اضافے سے ہوتی ہے۔ چنانچہ، رسدی رکاوٹوں اور دنیا بھر کی مضبوط طلب نے ایل این جی کی عالمی قیمتیں بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران توانائی کی بلند قیمتوں نے پاکستان میں توانائی کی درآمدات بڑھانے

میں اہم کردار ادا کیا (شکل 5.1.2)۔ خام تیل کے معاملے میں بلند قیمتوں کا اثر واضح نظر آیا، م 22ء کی پہلی ششماہی میں اس کے درآمدی حجم میں 0.7 فیصد سال بسال تخفیف کے باوجود اس کی درآمدی مالیت 82.2 فیصد بڑھ گئی۔ پیٹرولیم مصنوعات کے معاملے میں بھی اگرچہ ٹرانسپورٹیشن (پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل) اور بجلی کی پیداوار اور صنعتی استعمال (ایل این جی، کولنگ اور فرنس آئل) بھی بلند رہا، تاہم ان اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے درآمدی مالیتوں پر غالب اثرات مرتب کیے۔

غیر توانائی اجناس میں بھی۔ خصوصاً غذائی اشیاء، جیسے پام اور سویا بین آئل، چائے پتی اور مسالہ جات۔ یہی حرکیات کار فرما تھیں: اس عرصے میں بنیادی طور پر درآمدی حجم میں کمی آنے کے باوجود ان اجناس کے بلند قیمتوں نے درآمدی مالیتیں بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

(ii) سرمایہ کاری کی سرگرمیوں نے بھی کسی حد تک درآمدی طلب میں اضافہ کر دیا: ایچ ایس 8 سطح کے اعداد و شمار برائے غیر توانائی مصنوعات کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ م 22ء کی پہلی ششماہی میں صنعتی خام مال اور نیم تیار ایشیا اور سرمایہ جاتی ایشیائے برآمدات بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا (جدول 5.1.1)۔ ملکی پیداوار میں اضافے کے باوجود درآمدی کیاس کی طلب میں بڑی حد تک اضافہ ہوا، جو اہم عالمی منڈیوں میں پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی مضبوط طلب کا عکاس ہے (سکیشن 5.5)۔ دیگر خام مال میں صنعتی اور زرعی خام مال اور نیم تیار ایشیا کی درآمدی طلب، جیسے کھاد اور پلاسٹک مصنوعات، بھی بلند رہی۔

اسی طرح فولاد کی ملکی صنعت کے خام مال کی طلب بھی بڑھ گئی، کیونکہ فرموں نے تعمیراتی صنعت کی طلب پوری کرنے کے لیے پیداوار بڑھادی تھی جو صنعت کی جانب سے سستے مکاناتی یونٹس کے ساتھ ساتھ مکاناتی مالکاری کی حوصلہ افزائی کی پالیسی کے مرہون منت تھا۔ م 22ء کی پہلی ششماہی میں ملکی فولاد کی صنعت کی پیداوار میں۔ جیسا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی سے ظاہر ہے۔ عبوری بنیاد پر 18.4 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 12.1 فیصد کم ہوئی تھی۔ درآمدی لحاظ سے، ایچ ایس 8 سطح کے اعداد و شمار کی بنیاد پر، فولاد کی صنعت کے لیے اسکرپ کی چند ایشیا کی طلب بڑھ گئی، جہاز شکنی کے لیے پرانے بحری جہاز اور، کولڈ رولڈ کوالٹز کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

² شکل 5.1.1 ب میں، حجم اور قیمت کے اثرات کی تفصیلات صرف انہی ایشیا کی دکھائی گئی ہیں، جن کا درآمدی حجم اور مالیت دستیاب ہے۔ م 22ء کی پہلی ششماہی میں ان ایشیا کا مجموعی درآمدات میں 59.3 فیصد حصہ ہے۔

جدول 5.1.1: معاشی زمرے (ایچ ایس سٹلج-8)* کے لحاظ سے درآمدات کا تجزیہ

درآمدی ایشیائی (ملین ڈالر)**			زمرے
تہذیبی	م س 22ء کی پہلی ششماہی	م س 21ء کی پہلی ششماہی	
3,520.6	11,364.9	7,844.4	خام مال اور نیم تیار ایشیا
2,574.6	2,704.6	130.1	ویکسین اور ادویہ
1,940.0	6,641.1	4,701.1	سرمایہ جاتی ایشیا
1,114.8	3,418.8	2,304.0	صارتی ایشیا
931.5	4,934.2	4,002.7	غذائی اجزا
10,081.5	29,063.7	18,982.2	غیر توانائی
6,208.2	11,631.9	5,423.7	توانائی (تیل، گیس اور کوئلہ)
16,289.6	40,695.6	24,405.9	مجموعی

* وزارت تجارت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے درآمدات کی مشترکہ طور پر تیار کردہ زمرہ بندی
** اوسط اہم ٹائم شرح مبادلہ برائے چھ ماہ سے استفادہ کیا گیا تاکہ اس عرصے میں مجموعی درآمدات کا تخمینہ لگایا جاسکے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سرمایہ جاتی ایشیا کی طلب بھی بلند رہی۔ نیکسٹال کی صنعت میں سرمایہ جاتی مشینری کی درآمد بدستور مضبوط رہی، جسے صنعتوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری سہولت (ٹرف) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) نے جلا بخشی۔ اس عرصے میں نیکسٹال کی صنعت کی مشینری کے علاوہ، الگ الگ پوزوں کی شکل میں موبائل فون کی درآمدات، بجلی سازی کی مشینری اور سولر پنیلز کی درآمدات میں بھرپور اضافہ ہوا۔ الگ الگ پوزوں کی شکل میں موبائل فون کی بلند درآمدات متعدد مقامی ایشیا ساز فرموں کی جانب سے اس میدان میں طبع آزمائی کی غمازیں، جس کے ملکی صنعتی سرگرمیوں، ملازمتوں کی فراہمی اور ہنر کی منتقلی کے حوالے سے مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

صارتی ایشیا کی درآمدات میں گاڑیوں سے متعلق درآمدات غالب رہیں، بالخصوص الگ الگ پوزوں کی شکل میں کارکٹس۔ م س 22ء کے بجٹ میں گاڑیوں کی فروخت کی حوصلہ افزائی کے لیے نیکس اور ڈیوٹی میں نرمی کردی گئی، اس کے ہمراہ آٹو موبائل پالیسی۔ متنوع مصنوعات اور مسابقت بڑھانے کے مقصد سے 2016-20ء کے تحت نئے کار سازوں کی جانب سے گاڑیاں متعارف کرائے جانے سے بھی الگ الگ پوزوں کی شکل میں کٹس کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے پوزوں، بربر کے ٹائز اور دیگر متعلقہ ایشیا کی درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ملکی کار سازوں کی درآمدات بھی بلند رہیں کیونکہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے کی پیداوار میں 69.4 فیصد عبوری سال بسال اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 3.4 فیصد درج کیا گیا تھا۔

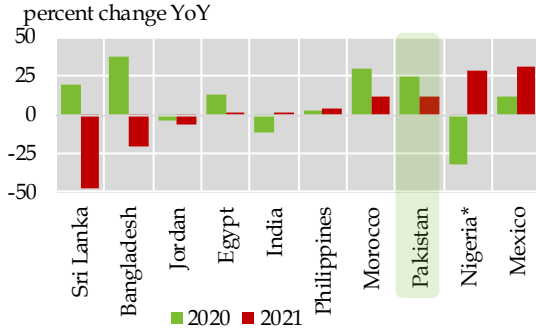
آخر، گذشتہ برس کی نسبت ادویہ سازی کی مصنوعات، بشمول کووڈ 19 کی ویکسین، کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا؛ حقیقتاً، مجموعی درآمدی اضافے میں اس نے، توانائی کی درآمدات کے بعد، دوسرے بڑے عامل کا کردار ادا کیا۔ تاہم، جیسا کہ ذیل میں درج ہے، ویکسین کی درآمدات کے لیے ملک کو بیرونی مالکاری بھی دستیاب تھی۔

(iii) بلند درآمدات کا مکمل بوجھ بین البینک منڈی پر نہیں پڑ رہا ہے: یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ چند بڑی درآمدات کی ادائیگیوں کا بوجھ مکمل طور پر بین البینک منڈی کے زرمبادلہ پر نہیں پڑ رہا ہے۔ اقتصادی امور ڈویژن کے مطابق توانائی درآمدات کے سلسلے میں تیل اور این جی کی درآمدات کے لیے اسلامی ترقیاتی بینک، بین الاقوامی تجارتی مالکاری کارپوریشن (آئی ایف ٹی

سی) اور کمرشل بینکوں سے خاصی بلند بیرونی مالکاری کا بندوبست کیا۔³ اس لیے، اگرچہ ان توانائی ایشیا کی خریداری کو درآمدی اعداد و شمار میں قلمبند کیا جاتا اور یہ جاری کھاتے کے توازن میں ابتری کا باعث بنتی ہے، تاہم، ان میں سے کچھ ایشیا کی خریداری کے لیے بیرونی مالکاری کو مالی کھاتے میں درج کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں، توانائی کی بلند درآمدات کا بوجھ بلاشرکتہ غیرے بین الہینک منڈی پر نہیں پڑا۔

کووڈ ویکسین کی درآمدات کا بوجھ بھی بین الہینک منڈی پر نہیں پڑ رہا ہے۔ یہ درآمدات بڑی حد تک کثیر قومی ایجنسیوں کی بیرونی مالکاری سے ہو رہی ہیں۔ حکومت نے چھٹے اقتصادی (ای ایف ایف) جائزے کے دوران آئی ایم ایف کو آگاہ کیا تھا کہ 2.8 ارب ڈالر کے ایس ڈی آر کے اختصار سے حاصل شدہ 2 ارب ڈالر ویکسین کی خریداری کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔⁴ اس کے ساتھ ساتھ، اقتصادی امور ڈویژن کے مطابق م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ایشیائی ترقیاتی بینک نے بھی پاکستان کو کووڈ 19 ویکسین کی خریداری کے لیے تقریباً 0.5 ارب ڈالر فراہم کیے۔ مزید برآں، حکومت کی جانب سے اپنے وسائل سے ویکسین کی خریداری کے لیے زر مبادلہ میں ادائیگیاں بھی بین الہینک منڈی کے ذرائع سے نہیں کی جارہی۔ نتیجتاً، اگرچہ ویکسین کی خریداری کو درآمدات میں درج کیا جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں جاری کھاتے کا خسارہ بلند ہو رہا ہے، تاہم، اس کی مالکاری کا بوجھ بین الہینک منڈی پر نہیں پڑ رہا ہے۔⁵

شکل 3.5: جولائی تا دسمبر اہم ممالک کی ترسیلات زر میں نمو



*2021 growth for Jul-Sep (latest available data)
Source: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

ہوا، جس میں اہم ممالک سے رقوم کی بلند آمد درج کی گئی۔ بنیادی آمدن خسارہ گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہا، کیونکہ اس عرصے کے دوران بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں تھوڑے سے اضافے کو ملک میں کام کرنے والی بیرونی فرموں کی جانب سے نفع اور منافع منقسمہ کی رقوم واپس لے جانے میں کمی نے زائل کر دیا۔

ایسی صورت حال میں جہاں ترسیلات زر اور برآمدات سے ہونے والی زر مبادلہ کی آمدنی سے ادائیگیوں کے عدم توازن کی تلافی نہ ہو سکی، دستیاب بیرونی مالکاری زر مبادلہ کے ذخائر کی صورت حال مستحکم کرنے میں خاصی کارگر ثابت ہوئی۔ ایس ڈی آر کے اضافی اختصار اور سعودی عرب کی دو طرفہ مالکاری سے بڑی رقوم حاصل ہوئیں جبکہ کثیر فریقی ایجنسیوں اور کمرشل قرض گاروں کی مسلسل مالکاری نے اس میں مزید اضافہ کیا۔

5.2 جاری کھاتہ

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ 9.0 ارب ڈالر رہا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.2 ارب ڈالر تھا۔ جاری کھاتے کی ابتری میں بڑا حصہ ایشیا کے تجارتی خسارے میں 86 فیصد اضافے کا ہے، جس کی وجہ درآمدی ادائیگیوں میں بڑی حد تک اضافہ ہونا ہے۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات بڑھنے کے سبب برآمدی وصولیوں میں بھی اضافہ ہوا، تاہم یہ اضافہ درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کی مکمل تلافی کرنے سے قاصر رہا۔ بنیادی طور پر درآمدات پر بار برداری کی بلند ادائیگیوں اور بین الاقوامی فضائی سفر کی بحالی کے سبب خدمات کا تجارتی خسارہ بھی گذشتہ برس کی نسبت بڑھ گیا۔ کارکنوں کی ترسیلات میں بھی خاطر خواہ اضافہ

³ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کو اسلامی ترقیاتی بینک / آئی ایف ٹی سی سے قلیل مدتی مالکاری کی مد میں 800.7 ملین ڈالر ملے، جبکہ گذشتہ برس 245.7 ملین ڈالر ملے تھے۔ اسی طرح م س 22ء کی پہلی ششماہی میں توانائی درآمد کرنے کے لیے کمرشل بینکوں سے مزید 487.3 ملین ڈالر کا بندوبست کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس اس کا حجم 220 ملین ڈالر تھا۔

⁴ ماخذ: آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ 27/22 فروری 2022۔

⁵ تاہم، نجی شعبے کی جانب سے زر مبادلہ میں ویکسین کی ادائیگیوں کا بوجھ بین الہینک منڈی پر پڑے گا۔

جدول 5.2: اہم خطوں سے پاکستان میں آنے والی ترسیلات زر

ملین ڈالر

م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء
632.7	762.5	548.6	731.2	1,181.3	1,493.7
985.5	1137.3	890.8	1009.6	1,876.3	2,146.9
94.5	132.7	102.2	127.5	195.2	260.2
90.6	131.1	107.9	126.5	197.4	257.6
138.6	230.4	150.2	216.8	286.2	447.3
141.3	189.7	148.1	200.6	289.6	390.3
117.3	170.4	128.3	169.0	245.6	339.4
4,285.8	4,610.7	4,240.2	4,238.3	8,526.0	8,849.0
2,080.4	2,095.4	1,873.9	1,938.7	3,954.3	4,034.0
1,421.0	1,601.1	1,532.7	1,407.3	2,953.6	3,008.4
784.5	914.3	833.6	892.3	1,618.1	1,806.6
659.9	833.6	721.7	789.2	1,381.6	1,622.8
7,146.2	8,198.6	7,038.0	7,608.6	14,184.2	15,807.2

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ترسیلات زر

سال بسال بنیاد پر م س 22ء کی پہلی دوسرے ماہوں میں پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک بالخصوص امریکہ اور برطانیہ سے ترسیلات میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔ اگرچہ ترقی یافتہ ممالک کے مالیاتی تحریک میں عمومی طور پر تخفیف ہوئی، تاہم معاشی بحالی میں تیزی آئی، جس سے ان ممالک میں کام کرنے والے اور مستقل مقیم تارکین وطن کو بہتر ملازمتوں اور اجرتوں کے مواقع ملے۔⁷ نتیجتاً، پاکستان میں اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو بڑی رقم بھجوانے کے حوالے سے ان تارکین وطن کی استطاعت بڑھ گئی۔

بالعموم م س 22ء میں اب تک ترسیلات زر حاصل کرنے والی کئی بڑی معیشتوں کو رقوم کی وصولی میں کمی آچکی ہے، جیسا کہ (شکل 5.3) سے ظاہر ہے۔⁶ کچھ ملکوں کے حوالے سے ایسا لگتا ہے کہ گذشتہ برس ترسیلات زر میں ہونے والا اضافہ یکبارگی تھا کیونکہ اس سال ان میں رقوم کی آمد معمول پر آگئی ہے۔

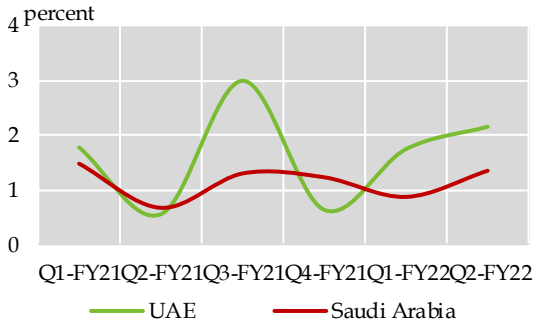
پاکستان میں رقوم کی آمد 11.4 فیصد اضافے سے 15.8 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ اس اضافے میں بڑا حصہ ترقی یافتہ ممالک کا ہے، جن کے بعد خلیج تعاون تنظیم (جی سی سی) کے چھ ممالک کا نمبر آتا ہے (جدول 5.2)۔

⁶ نانچیریا میں حجم سے زیادہ نمو کو مارچ 2021ء میں متعارف کرائی جانے والی ترقیبی اسکیم متعارف کرائے سے جزو منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ایسی ہی اسکیم پاکستان اور بنگلہ دیش میں کووڈ 19 وبا کے ابتدائی دنوں میں متعارف کرائی گئی تھی، اس کے تحت غیر مقیم افراد کو باضابطہ ذرائع سے ملک میں ترسیلات بھیجنے پر مراعات دی گئی تھیں۔ میکسیکو میں آمد زرمیں وسعت کی وضاحت امریکہ میں اس کی بڑی آبادی سے ہوتی، جس نے امریکہ میں خاطر خواہ مالیاتی اعانت سے استفادہ کیا اور اپنے وطن میں زیادہ رقوم بھیجیں۔

⁷ مثلاً، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکہ میں بے روزگاری کی شرح 5.9 فیصد سے گھٹ کر 3.9 فیصد رہ گئی، جبکہ اس عرصے میں تمام طرح کے ملازمین کی فی گھنٹہ اوسط آمدنی میں 4.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (ماخذ: امریکہ محکمہ برائے لیبر شماریات)۔

کارڈ، بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ کی تجدیدی فیسوں کی ادائیگی وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان معاون اقدامات کی بدولت م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں مشرق وسطیٰ جانے والے پاکستانیوں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے، جس کے اس نخلے سے ترسیلات زر کی آمد کے حوالے سے مثبت اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔¹⁰

شکل 5.4: خلیج تعاون تنظیم کے اہم نخلوں سے پاکستان ترسیلات زر بھیجنے کے لیے شرح مبادلہ



*percent of transaction amount of US\$ 200
Source: World Bank Remittance Prices

خدمات کا کھاتہ

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کے شعبے کا خسارہ گزشتہ برس کی نسبت تقریباً دگنا ہو کر 1.8 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ ایشیا کے تجارتی کھاتے کی طرح خدمات کی درآمدات میں اضافہ خدمات کی برآمدی نمو سے کہیں زیادہ تھا، جس نے ادائیگیوں کے توازن کو متاثر کیا۔

اسی طرح م س 22ء کی پہلی اور م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان میں ترسیلات زر کے رجحان میں چند تبدیلیاں دیکھی جاسکتی ہیں۔ بالخصوص دوسری سہ ماہی کے دوران خلیج تعاون تنظیم کے ممالک سے موصولہ ترسیلات میں تھوڑی کمی آئی، جبکہ متحدہ عرب امارات سے موصولہ رقوم 8.2 فیصد کم ہو گئیں (جدول 5.2)۔ بین الاقوامی سفر کی بحالی کے بعد ہو سکتا ہے کہ رقوم کی ترسیل دوبارہ غیر رسمی ذرائع کی طرف منتقل ہو گئی ہو، اس کا جزوی سبب باضابطہ شعبے کے اداروں کی جانب سے شرح مبادلہ پر چارج کی جانے والی شرحیں ہو سکتی ہیں۔ عالمی بینک کی جانب سے سروے پر مبنی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے مشرق وسطیٰ کے دو بڑے کوریڈورز میں ایکسیچ کمپنیوں اور رقوم منتقل کرنے والے ادارے (مینی ٹرانسفر آپریٹرز) کی جانب سے شرح مبادلہ پر چارج کیے جانے والے مارجنز میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے (شکل 5.4)۔ مزید برآں، یہ بھی ممکن ہے کہ ان میزبان ممالک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی تارکین وطن، بالخصوص چھوٹے موٹے ہنرمند افراد، کی رقوم زیادہ خرچ کرانے کا موجب بن رہی ہو۔⁸

تاہم، حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں نے ترسیلات کی باضابطہ ذرائع سے آمد کے لیے اضافی اقدامات کیے۔ ان میں نومبر 2021ء میں شروع کیا جانے والا سوہنی دھرتی ریوی ٹینس پروگرام اور مالیاتی مراعات کا تسلسل شامل ہے جنہیں عالمی وبا کے آغاز کے فوری بعد شروع کیا گیا تھا۔⁹ سوہنی دھرتی ریوی ٹینس پروگرام کے تحت رقوم منتقل کرنے والے اداروں، بینکوں اور ایکسیچ کمپنیوں کے ذریعے بھیجی گئی تارکین وطن کی ترسیلات کو موبائل ایپلی کیشن کے ذریعے ٹریک کیا جاتا ہے اور ارسال کنندہ کو رقم کے لحاظ سے پہلے سے مروجہ معیار کے تحت فوری انعامی پوائنٹس دیے جاتے ہیں، جنہیں مختلف سرکاری خدمات، بشمول پی آئی اے کے ایئر ٹکٹس، بیرون ملک سے موبائل فون لانے پر ڈیوٹی کی ادائیگی، کمپیوٹرائزڈ شناختی

⁸ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران متحدہ عرب امارات میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 2.3 فیصد تک پہنچ گئی جو پہلی سہ ماہی میں 0.6 فیصد تھی۔ سعودی عرب میں پہلی سہ ماہی میں 0.4 فیصد کی نسبت دوسری سہ ماہی میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 1.1 فیصد تک پہنچ گئی۔ (ماخذ: ہارٹین لیکس)۔

⁹ اپریل 2020ء میں سطح وار سہولتی نظام متعارف کرایا گیا، اس کے تحت بینکوں، ترسیل زر کے اداروں (ایم ٹی او) اور ایکس چینج کمپنیوں کے لیے تشریحی چارجز کی حد بندی کر دی گئی، جس سے ان اداروں کی جانب سے ترسیلات زر کی منتقلی میں سال بسال اضافہ ہوا۔ م س 22ء میں ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 8 برائے جولائی 2021ء کے توسط سے ان سہولتوں کو تجدید کر دی گئی۔

¹⁰ جولائی تا دسمبر م س 22ء میں خلیج تعاون تنظیم کے ممالک میں روزگار کے لیے جانے والے کارکنوں کی تعداد گزشتہ برس کے 44034 سے بڑھ کر 156307 تک جا پہنچی۔ مزید برآں، ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دسمبر 2021ء میں خلیج تعاون تنظیم کے ممالک میں جانے والے کارکنوں کی تعداد 63253 تک پہنچ گئی، جو کووڈ 19 واپس لینے سے قبل فروری 2020ء کے بعد بلند ترین سطح ہے (ماخذ: بیورو آف اسٹیٹسٹکس اینڈ ایڈووایٹس)۔

بیرونی شعبہ

اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی میں کال سینٹرز سے متعلقہ خدمات، سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ اور کنسلٹنسی، اور ہارڈ ویئر ڈیولپمنٹ، سب میں قابل ذکر اضافہ ہوا۔ اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی کی برآمدات میں مسلسل اضافہ پاکستانی ٹیک فرموں، اینٹرپرائز اور فری لانسرز کی کوششوں کا مظہر ہے، جنہوں نے کووڈ 19 کی عالمی وبا پھوٹنے کے بعد ڈیجیٹل سروسز کی عالمی طلب بڑھنے سے استفادہ کیا۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی خدمات کی صنعت کی سرگرمی سے معاونت کر رہے ہیں، اس سلسلے میں کیے جانے والے اقدامات میں آئی ٹی فرموں کے لیے سرمائے کی منتقلی، بڑے عالمی ویڈیوز اور رسد کنندگان کو ادائیگیاں، اور بیرونی مخاطرہ سرمایہ کاری کے حصول کی خاطر قابل منتقل قرضہ جاتی آلات کا اجراء شامل ہے۔

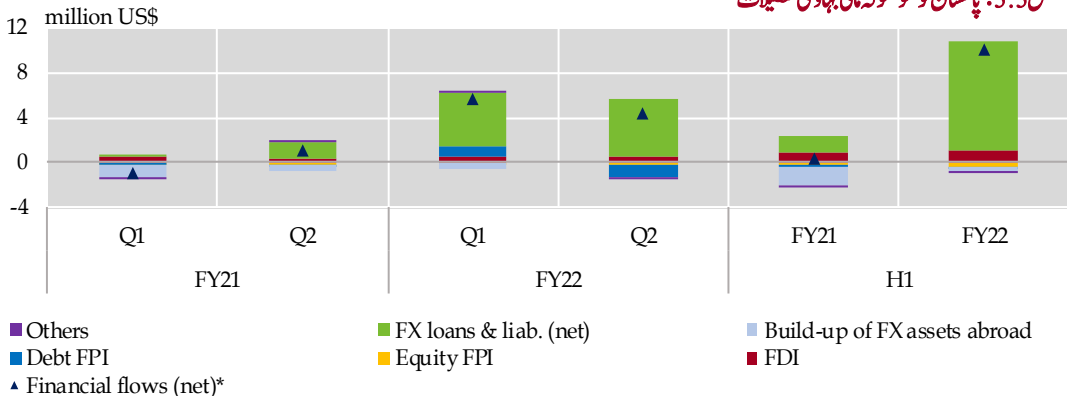
5.3 مالی حکایت

م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں خالص مالی بہاؤ 10.1 ارب ڈالر تک جا پہنچا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 309 ملین ڈالر تھا (شکل 5.5)۔¹² بیشتر رقوم میں سعودی عرب کے 3.0 ارب ڈالر کے ڈپازٹس اور آئی ایم ایف کی

تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ باربرداری کی خالص درآمدات کے دگنا ہونے سے خدمات کے مجموعی خسارے میں اضافہ ہوا (جدول 5.3)۔ باربرداری کی درآمدات ایشیا کی درآمدات کے حجم سے منسلک ہیں، اور اس عرصے میں ایشیا کی درآمدات میں بڑا اضافہ باربرداری کی ادائیگیوں کو بھی خاصا بڑھانے پر منتج ہوا۔¹¹ باربرداری کے علاوہ پاکستان سے بین الاقوامی فضائی سفر کی بحالی نے بھی خدمات کے توازن پر منفی اثرات ڈالے، کیونکہ بیشتر پاکستانیوں نے، بالخصوص تفریحی سفر کے لیے، غیر ملکی ایئر لائنز پر بیرون ملک سفر کیے۔ اسی طرح، بین الاقوامی پروازوں کی بحالی کے ساتھ ہی بیرون ملک تعلیم کے لیے پاکستانیوں کی اور زیادہ تعداد بیرون ملک سفر کرنے کے قابل ہو گئی تھی، اس کے نتیجے میں ٹیوشن فیس، اقامتی اور روزمرہ کے اخراجات کی ادائیگی کے لیے زر مبادلہ کے انخلا میں اضافہ ہوا۔

تاہم، خوش آئند امر یہ ہے کہ اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی ملکی برآمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ان کی خالص برآمدات 42.7 فیصد اضافے کے ساتھ 971.9 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔

شکل 5.5: پاکستان کو موصول مالی بہاؤ کی تفصیلات



*Financial account balance sign reversed from BPM6 convention. Positive value indicates net FX inflow & vice versa.

Source: State Bank of Pakistan

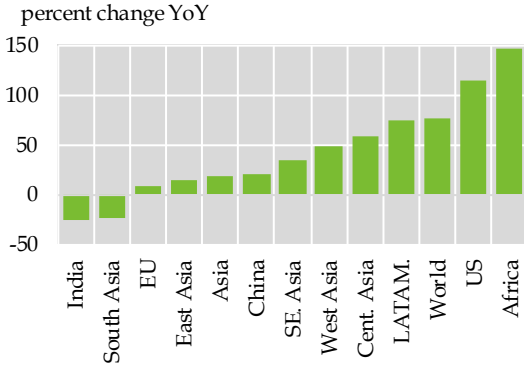
¹¹ ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار کے لیے اسٹیٹ بینک باربرداری کی ادائیگیوں کا حساب لگاتا ہے، جس کے لیے بینکوں کی درآمدی ادائیگیوں پر باربرداری کے عامل (فریٹ فیکٹر) کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ جس کا تعین و قفاوق قادر مدکنندگان کے نمائندہ سامپل کے سروے کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ جولائی 2015ء تا جون 2018ء تک باربرداری کا عامل 3.5 تھا؛ جسے جولائی 2018ء تا جون 2021ء میں 2.7 تک کم کر دیا گیا تھا، اور پھر جولائی 2021ء کے بعد سے بڑھا کر 3.17 کر دیا گیا۔ درآمدی ایشیا کی مالیت جتنی بلند ہوگی، درآمدات پر باربرداری کی ادائیگیاں بھی اتنی ہی زیادہ ہوں گی۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی سے نافذ العمل، اسٹیٹ بینک نے سہ ماہی وار بنیاد پر باقاعدگی سے سروے کرنا شروع کر دیے۔

¹² آئی ایم ایف کو پچھلے قرضوں (علاوہ از خالص ادائیگیاں) کی واپسی کا حساب لگانے کے بعد جولائی تا دسمبر م س 22ء میں خالص مالی بہاؤ کم ہو کر 19.5 ارب ڈالر رہ گیا، جبکہ گذشتہ برس 248 ملین ڈالر کا انخلاء ہوا تھا۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2021-22

کی پست لاگت کے ساتھ انفراسٹرکچر اور ڈیجیٹل خدمات میں سرمایہ کاری کے مواقع - وہاں قابل ذکر براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر منتج ہوا (شکل 5.6)۔ دوسری جانب بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی نمو ترقی یافتہ ممالک کی نسبت ابھرتی ہوئی منڈیوں میں قدرے پست رہی اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں خاصا بکھراؤ بھی رہا۔ اس شعبہ جاتی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئی ٹی خدمات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بڑی حد تک اضافہ ہوا کیونکہ سرمایہ کاروں کو پھونکنے کے بعد ڈیجیٹل خدمات کی طلب میں نمو سے استفادے کے لیے کوشاں رہے۔

شکل 5.6: 2021ء کے دوران اہم عالمی معیشتوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ



Source: UNCTAD Investment Trends Monitor (Jan 2022)

م 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم میں کسی حد تک ان عالمی رجحانات کی جھلک نظر آئی، جو 20 فیصد بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی، اس سال بساں اضافے میں پیشتر حصہ آئی ٹی اور ٹیلی کام کے شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا ہے (جدول 5.5)۔ اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) برآمدات بڑھ رہی ہیں اور اس شعبے میں اسٹارٹ اپس بیرونی سرمایہ کاری کو بھی راغب کر رہے۔ اس شعبے میں پیشتر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری امریکہ، نیدرلینڈز اور سنگاپور سے آئی۔ امریکہ نے ٹیکنالوجی پر مبنی ہتھمول کلاؤڈ سروسز فراہم کرنے والی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کی؛ نیدرلینڈز نے ملک کی بڑی موبائل نیٹ ورک سروس فراہم کنندہ کمپنی میں خاصی بڑی سرمایہ کاری کی اور سنگاپور کی سرمایہ کاری کارخ ٹیکنالوجی پر مبنی لاجسٹک پلیٹ فارم کی جانب رہا۔ دریں اثناء، ٹیلی کام کے شعبے میں بلند بیرونی براہ راست سرمایہ کاری دیکھی گئی، جس کی بڑی

طرف سے 2.8 ارب ڈالر مالیت کا ایس ڈی آر کا اضافی اختصاص شامل ہے۔ کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع اور عالمی سرمایہ منڈیوں سے بھی مالکاری حاصل کی گئی۔ پاکستان نے م 22ء کی پہلی سہ ماہی میں یوروبانڈ کے ٹیپ اجراء سے 1 ارب ڈالر حاصل کیے تھے اور صکوک کی عرصیت کی تکمیل پر دوسرے سہ ماہی میں اتنی ہی رقم واپس کی۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس سے موصولہ رقوم بھی بیرونی مالکاری کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوئیں، جن کام م 22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی حجم 1.1 ارب ڈالر رہا۔ مزید برآں، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے خالص حجم میں 20.2 فیصد سال بساں اضافہ ہوا، جو معیشت کے کچھ شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاروں کی طویل مدتی دلچسپی کا مظہر ہے۔

جدول 5.3: جولائی تا دسمبر کے دوران خدمات کے توازن کی تفصیلات

ملین ڈالر

	م 21ء	م 22ء	تبدیلی **
ٹرانسپورٹ	-955.0	-2,174.0	-1,219.0
جس میں فضائی مسافر	46.4	-137.8	-184.2
بار برداری	-911.9	-1,957.6	-1,045.7
سفر	-166.9	-312.0	-145.1
جس میں تعلیمی اخراجات	-60.5	-117.8	-57.2
اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی خدمات	681.2	971.9	290.7
برآمدات	959.1	1,301.9	342.8
درآمدات	277.9	330.0	52.1
مالی خدمات	-41.0	-45.1	-4.0
دیگر خدمات	-462.4	-264.4	198.0
خدمات کا توازن (خالص)	-944.1	-1,823.5	-879.4

** منفی علامت سے مراد خسارہ ہے اور مثبت علامت سے مراد فاضل ہے۔
*** مثبت علامت سے مراد خدمات کے کھاتے میں بہتری اور اس کے برعکس

ماخذ: اسٹیٹ بینک

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

2021ء میں عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بھرپور بحال ہو گئی، اور کووڈ وبا سے پہلے کی سطح بھی عبور کر گئی، اور اس اضافے کا تقریباً 75 فیصد ترقی یافتہ ممالک کے حصے میں آیا۔ ان معیشتوں میں نمایاں مالیاتی اور زرعی تحریک۔ ہتھمول قرضوں

جدول 5.4 شعبہ وار خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
ملین ڈالر

تہذیبی	م س 22ء	م س 21ء	
-3.6	2.1	5.7	غذا*
-0.4	8.8	9.2	کیمیکل
-7.4	35.5	42.9	تجارت
31.5	130.1	98.6	تیل گیس**
-12.0	-18.2	-6.2	برقی آلات
-28.7	31.5	60.2	برقی مشینری
39.8	9.1	-30.7	ٹرانسپورٹ
-	363.7	497.1	بجلی
-50.1	240.9	291.0	کونسلڈ
-70.8	42.0	112.8	پن بجلی
188.0	146.5	-41.5	اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی
124.5	56.9	-67.6	ٹیلی کام
63.6	89.7	26.1	آئی ٹی
78.3	205.7	127.4	مالی فرمیں
24.9	141.8	116.9	دیگر
176.9	1,056.6	879.7	مجموعہ

* بشمول غذائی بیکنگ ** تلاش و صفائی

ماخذ: اسٹیٹ بینک

نسبت ترقی یافتہ ممالک نے بہتر نفع کی پیشکش کی۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں کے ان ممالک جن کی اسٹاک مارکیٹوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، انہوں نے پاکستان جیسے ممالک، جہاں کی ایکویٹی منڈیوں کی کارکردگی بہتر نہیں تھی، کے مقابلے میں بیرونی سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کے اور بھی زیادہ پُرکشش مواقع پیش کیے۔

وجہ ملک کی بڑی ٹیلی کام کمپنی کو فوری اسپیکٹرم لائسنس کا اجراء تھی۔ مزید برآں، مالی خدمات کی صنعت میں بھی بلند بیرونی براہ راست سرمایہ کاری درج کی گئی، چند پہلے سے قائم روایتی بینکوں میں ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل جدت طرازی کے ساتھ ساتھ مائیکرو فنانس اداروں میں سرمایہ کاری ہوئی۔

آئی ٹی اور ٹیلی کام کے شعبوں میں زائر قوم کی آمد سے بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی کی تلافی ہو گئی، جس کا سبب چین سے سرمایہ کاری میں سست روی ہے۔ سی پیک کے تحت بجلی کے زیادہ تر منصوبے تکمیل کے قریب ہیں یا پھر پہلے ہی کام کا آغاز کر چکے ہیں، جس کی وجہ سے چین سے بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم ہوئی۔ مزید برآں، حالیہ دور میں ماحولیاتی خدشات کے پیش نظر عالمی سطح پر کونسلے سے بجلی سازی ترک کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔¹³ لہذا، کونسلے کے منصوبے کے حوالے سے چین سے بیرون ملک (بشمول پاکستان میں) سرمایہ کاری کم ہو رہی ہے۔

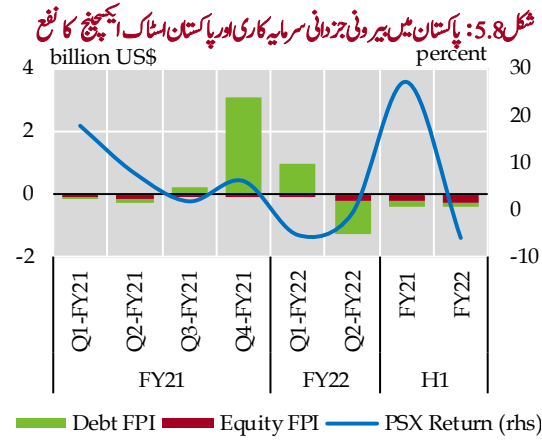
بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

اسی طرح ابھرتی ہوئی منڈیوں میں عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے حوالے سے حال ہی میں ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے رجحان میں کچھ پھیلاؤ کی عکاسی ہوئی ہے، جس میں کچھ معیشتوں میں دیگر کی نسبت زیادہ رقوم موصول ہوئی۔ تاہم 2021ء کے دوران بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں ایک امر مستقل ہے کہ ایکویٹی تمسکات کی نسبت ان کے قرضہ جاتی تمسکات میں زیادہ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری ہوئی۔¹⁴ اس کی وضاحت دو بنیادی عوامل سے ہو سکتی ہے۔ اول، ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مرکزی بینکوں نے ترقی یافتہ ملکوں سے پہلے اپنی سودی شروحوں میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا، جس کے نتیجے میں ان کے قرضہ جاتی تمسکات نے سرمایہ کاروں کو بہتر یافتوں کی پیشکش کی۔ دوم، بیشتر ترقی یافتہ ممالک کی ایکویٹی منڈیوں، بالخصوص امریکہ، نے زیادہ تر ابھرتی ہوئی منڈیوں سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا (شکل 5.7)۔ جس کے نتیجے میں وہ سرمایہ کار جو ایکویٹیز میں اپنی حصہ داری بڑھانے کے خواہاں نے انہیں بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی

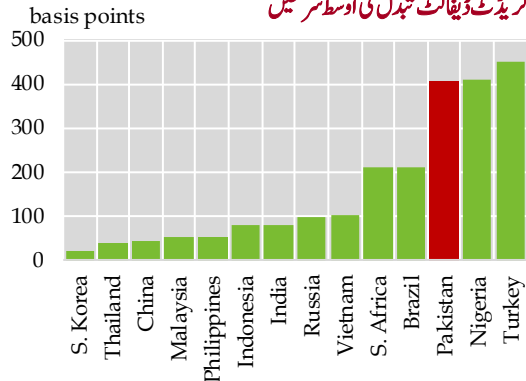
¹³ گلاسگو بیناق موسمیات (گلاسگو گلوبل ٹیمپریچر ایکٹ)، اقوام متحدہ فریم ورک کنونشن برائے موسمیاتی تبدیلی، 13 دسمبر 2021ء۔

¹⁴ ماخذ: آئی ایم ایف عالمی اقتصادی منظر نامہ (جنوری 2022ء)۔

کھاد سازی کی صنعت (273 ملین ڈالر) اور غذا اور ذاتی حفاظت کی مصنوعات کا زمرہ (271 ملین ڈالر)، میں اپنی ایکویٹی ہولڈنگز فروخت کر دیں۔



شکل 5.9: جولائی تا دسمبر 2022ء میں اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے کرڈٹ ڈیفالٹ تبدیلی کی اوسط شرحیں

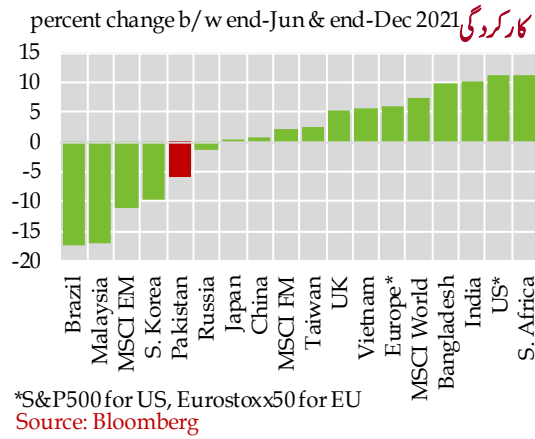


واجبات کا خالص بوجھ

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان میں زرمبادلہ میں قرضوں اور واجبات کا خالص حجم بڑھ کر 9.9 ارب ڈالر تک جا پہنچا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.5 ارب ڈالر تھا۔ سعودی عرب سے 3 ارب ڈالر کے ڈپازٹس اور اعانت میزانیہ بیرونی واجبات پر حاوی رہا (جدول 5.6)۔ مزید برآں، آئی ایم ایف سے اضافی ایس ڈی آر اختصاص (2.8 ارب ڈالر کے) نے بھی اس سال بلند بیرونی ماکاری میں

پاکستان کے حوالے سے یہ عالمی رجحانات قدرے واضح تھے۔ گذشتہ برس کے رجحان کے مطابق م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان سے 406 ملین ڈالر کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا انخلاء درج کیا گیا (شکل 5.8)۔ قرضہ جاتی تمسکات کے حوالے سے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں یوروبانڈ کے ٹیپ اجراء سے ملک کو 1 ارب ڈالر حاصل ہوئے، اور م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں سکوک کی عرصیت کی تکمیل کے سبب 1 ارب ڈالر واپس کیے۔

شکل 5.7: جولائی تا دسمبر 2022ء میں اہم معیشتوں کی ایکویٹی مارکیٹ کی کارکردگی



دریں اثناء، خالص براہ راست بیرونی سرمایہ کے انخلاء میں تین چوتھائی حصہ ایکویٹی تمسکات کا ہے۔ ملکی ایکویٹی منڈی کی ایتر کارکردگی کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال اور بیرونی شعبے پر بڑھتا ہوا باؤ پاکستانی ایکویٹیز میں بیرونی سرمایہ کاری کی راہ میں حائل ہوا۔ مزید برآں، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان سے منسلک 'رسک پر بیمہ' قرضہ جاتی ڈیفالٹ تبدیلی شرحوں کے مطابق تھوڑا سا کم ہوا، یہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی نسبت بلند تھا (شکل 5.9)۔ ایم ایس سی آئی کی طرف سے پاکستان کی ابھرتی ہوئی منڈی کے درجے سے فرینڈلر مارکیٹ پر تنزیلی نے بھی ایکویٹی کے انخلاء میں اپنا کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملکی ایکویٹی منڈی کی کارکردگی اچھی نہیں جارہی تھی۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں نے بہت سے بڑے شعبوں، بشمول سیمنٹ (275 ملین ڈالر)

بیرونی شعبہ

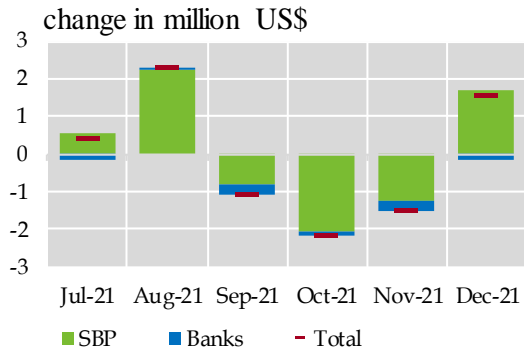
جدول 5.5: پہلی ششماہی میں قرضوں کی مجموعی تقسیم
ملین ڈالر

م س 22ء	م س 21ء	
2,031.8	2,054	کمرشل قرضے
1,060.0	1,117.7	ایشیائی ترقیاتی بینک
1,000.0	-	یورویونڈ
932.2	738.7	* عالمی بینک
805.0	249.8	** اسلامی ترقیاتی بینک
36.6	250.0	ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک
3,000	1,000	دوطرفہ ڈپازٹس
408.3	277.4	دیگر
9,273.9	5,687.6	سرکاری بیرونی قرضے

* اسلامی ترقیاتی بینک جمع آئی بی آر ڈی ** بشمول قلیل مدت

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

شکل 5.10: م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان میں زرمبادلہ کے سیال
ذخائر میں تبدیلی کی تفصیلات



Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب اس عرصے میں کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر 902 ملین ڈالر کی کمی سے آخر دسمبر 2021ء تک 6.2 ارب ڈالر رہ گئے۔ اس کمی کا بنیادی ماخذ بینکوں کی جانب سے اس عرصے میں تجارتی مالکاری کو بڑی حد تک بڑھادینا تھا۔¹⁵ درآمد کنندگان کی طرف سے تجارتی مالکاری کی مضبوط طلب درج کی گئی۔

اپنا حصہ ڈالا۔ نیپا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی مجموعی آمد-1.1 ارب ڈالر تک۔ نے بھی حکومت کو بیرونی مالکاری کا ذریعہ فراہم کیا۔

دریں اثناء، کثیر قومی سہاروں میں ایشیائی ترقیاتی بینک کا حصہ سب سے زیادہ رہا، جس میں کووڈ 19 ویکسین کی خریداری کے لیے تقریباً 1.1 ارب ڈالر کی مالکاری شامل ہے۔ عالمی وبا شروع ہونے کے بعد اسلامی ترقیاتی بینک سے موصولہ بیشتر رقوم قلیل مدتی توانائی درآمدات سے متعلق مالکاری کی شکل میں تھیں۔

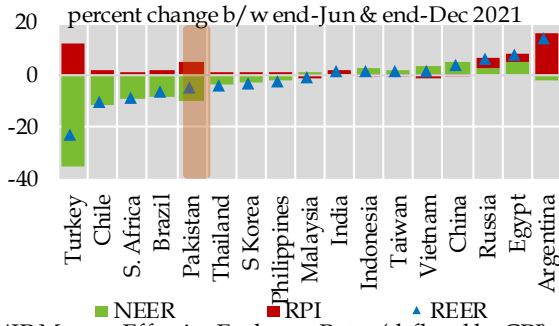
5.4 شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی مالکاری کی دستیابی نے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری طرف، اس عرصے میں کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی آئی، جس کی تلافی سرکاری ذخائر میں تھوڑے سے اضافے سے ہو گئی، اور نتیجتاً آخر دسمبر 2021ء تک زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر 515 ملین ڈالر کی معمولی سی کمی کے بعد 23.9 ارب ڈالر رہ گئے۔

تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 2.0 ارب ڈالر کا بڑا اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجوہ جولائی 2021ء میں یورویونڈ سے حاصل شدہ رقوم اور اگست 2021ء میں آئی ایم ایف کی طرف سے ایس ڈی آر کا اضافی اختصاص ہیں (شکل 5.11)۔ تاہم دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کے خسارے میں بڑے اضافے کے ساتھ ساتھ پچھلے صکوک کے عوض رقم کی واپسی کے باعث زرمبادلہ کی صورت حال مشکلات سے دوچار رہی۔ اگرچہ دوسری سہ ماہی میں سرکاری قرض گیری خالص بنیادوں پر بلند تھی۔ بشمول سعودی عرب سے موصولہ 3 ارب ڈالر کے ڈپازٹس۔ تاہم، سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر 1.6 ارب ڈالر کی تخفیف سے آخر دسمبر 2021ء تک کم ہو کر 17.7 ارب ڈالر رہ گئے۔

¹⁵ کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر کا حساب تجارتی مالکاری منہا کرنے کے بعد ان کے ایف ای-25 کے تحت ڈپازٹس سے لگایا جاتا ہے۔ مئی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کی تجارتی مالکاری کا حجم 675 ملین ڈالر رہا جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 94 ملین ڈالر کے قرضوں کی واپسی ہوئی تھی۔

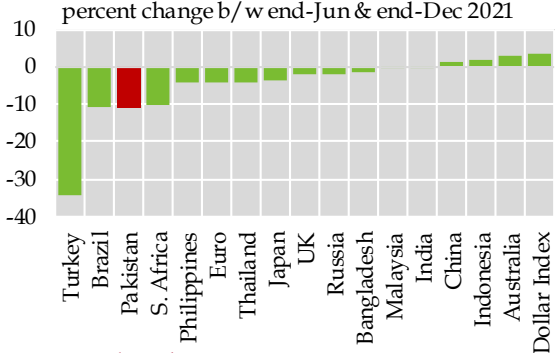
شکل 5.12: م س 21ء کی پہلی ششماہی* میں اہم معیشتوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی



*JP Morgan Effective Exchange Rates (deflated by CPI)
Source: Haver Analytics

فیصلوں سے دیگر ترقی یافتہ ممالک اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسی کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں مزید اضافہ ہوا۔

شکل 5.11: م س 21ء کی پہلی ششماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں میں تبدیلی



Source: Bloomberg

درآمد کنندگان کو جب وسط مدت میں شرح مبادلہ قدرے مستحکم رہنے کی توقع ہوتی ہے تو وہ پست شرحوں پر زر مبادلہ میں قرضے لینے کی جانب مائل ہوتے ہیں۔¹⁶

دریں اثنا، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں حقیقی موثر شرح ہائے مبادلہ میں طے چلے رجحان کی عکاسی ہوئی (شکل 5.12)۔ نرخ کے دباؤ، جیسا کہ نسبتی اشاریہ قیمت نے عموماً کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں حقیقی موثر شرح مبادلہ کی تبدیلی میں مثبت کردار ادا کیا، نے نامیہ موثر شرح ہائے مبادلہ میں عمومی کمی کی تلافی کر دی۔ پاکستان میں نسبتی اشاریہ قیمت نامیہ موثر شرح ہائے مبادلہ کی کمی کی تلافی نہ کر سکا، اور اس کے نتیجے میں م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 4.3 فیصد کمی آئی۔

5.5 تجارتی کھانہ¹⁷

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارہ بڑھ کر 25.4 ارب ڈالر تک جا پہنچا، یہ فرق گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ اگرچہ برآمدات میں 24.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، تاہم اس عرصے میں درآمدات

بین البینک شرح مبادلہ میں بیرونی کھاتے کے دباؤ کی بھی عکاسی ہوئی، جہاں م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 10.7 فیصد کمی ہوئی۔ تاہم ڈالر نے ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی یافتہ ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں اپنی قدر بڑھادی تھی (شکل 5.11)۔ مزید برآں اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شرح مبادلہ کی تخفیف کی جزوی عکاسی ان کے تجارتی اور جاری کھاتے کے توازن میں ہوئی۔ مزید برآں، مہنگائی امریکی مرکزی بینک کے دو فیصد کے ہدف سے مسلسل بڑھ رہی ہے، نومبر 2021ء میں فیڈرل ریزرو نے کووڈ وبا پھیلنے کے بعد زری پالیسی مووقف میں اضافہ دیکھا گیا، جب اس نے اثاثوں کی خریداری میں کمی کر دی۔ بعد ازاں دسمبر 2021ء میں فیڈرل ریزرو نے ان اثاثوں کی خریداری کی رفتار مزید دھیمی کر دی اور 2022ء میں شرح سود کئی مرتبہ بڑھانے کا اشارہ دیا۔ ان

¹⁶ ایسا اس لیے ہے کہ غیر ملکی کرنسی میں قرضے لینے کے وقت درآمد کنندگان شرح مبادلہ میں تبدیلی کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ روپے میں قرضے لینے میں انہیں شرح مبادلہ کے کسی خطرے کا سامنا نہیں کرنا پڑتا لیکن مقامی منڈی میں بھاری سودی شرحوں کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔

¹⁷ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے سکنز کے جاری کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر ہے۔ اس سیکشن کی معلومات ادا کنندگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا سے مل نہیں سکتی، جو سیکشن 5.1 میں درج ہیں۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے مابین فرق سمجھنے کے لیے، اعداد و شمار کی توضیحات کا ضمیمہ ملاحظہ کریں۔

بیرونی شعبہ

درآمدی بل کی ایک بڑی وجہ بنا۔ اس کے ساتھ ساتھ پام آئل کی بلند قیمتوں نے خوردنی تیل کا درآمدی بل بڑھا دیا۔ اسی عرصے میں جاری معاشی سرگرمیوں کے سبب مشینری اور ٹرانسپورٹ کی طلب بھی بڑھ گئی۔

برآمدات

کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق م س 22ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات 24.9 فیصد بڑھ کر 15.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، جو کسی بھی سال کی پہلی ششماہی میں بلند ترین ہے (شکل 5.14 الف)۔ یہ نمو گزشتہ برس کی 5.1 فیصد نمو کی نسبت بڑی حد تک زیادہ ہے۔ مطلق زمروں میں پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں کے دوران گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت ڈیڑھ ارب ڈالر کا اضافہ دیکھا گیا (شکل 5.14 ب)۔

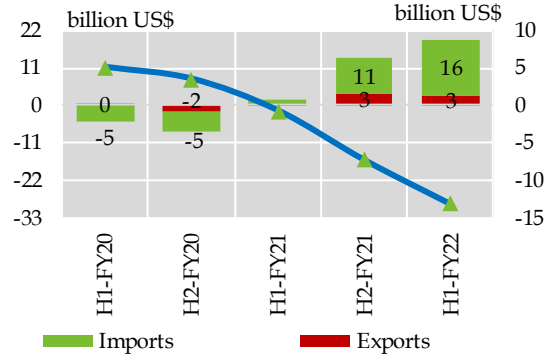
م س 22ء کی پہلی ششماہی میں برآمدی ممالک کے لحاظ سے روایتی منڈیوں، یورپی یونین کے 27 ممالک، امریکہ، برطانیہ اور چین، کو پاکستانی برآمدات میں بڑی حد تک اضافہ ہوا (جدول 5.7)۔ اس کے ساتھ ساتھ ملائیشیا اور وسطی ایشیائی ریاستوں (بیشتر قازقستان اور ازبکستان) میں برآمدات بڑھیں، مؤخر الذکر پاکستانی برآمدات کے لیے ایک ابھرتی ہوئی منڈی بن گئی ہے۔

مصنوعات کے حوالے سے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی اور م س 22ء کی دوسری سہ ماہی دونوں میں برآمدی نمو وسیع البنیاد تھی۔ ٹیکسٹائل شعبے کی مضبوط کارکردگی کو غیر ٹیکسٹائل شعبے نے بھی تقویت دی، جو پائیدار نمو کے حصول کے لیے نیک شگون ہے۔ درست تناظر میں دیکھا جائے تو م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی برآمدی نمو (24.9 فیصد) میں غیر ٹیکسٹائل برآمدات کا حصہ (8.9 فیصدی پوائنٹس) م س 09ء کی پہلی ششماہی کے بعد سب سے زیادہ ہے۔¹⁸

نان ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ ڈالنے والی اہم ایشیا میں تل کے بیج، مکئی، چاول، صاف تانبا، الیکٹرانکس اور خام پیٹرولیم مصنوعات شامل ہیں۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی اہم ایشیا میں: ٹیکسٹائل مواد بشمول سوتی دھاگہ، سوتی کپڑا اور مصنوعی ٹیکسٹائل

میں 66.6 فیصد اضافے نے برآمدات سے ہونے والے اضافے کو زائل کر دیا (شکل 5.13)۔ مزید برآں، پہلی سہ ماہی کے گزرتے گزرتے درآمدی دباؤ بڑھتا رہا، پہلی سہ ماہی کی نسبت م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں خسارہ قدرے بلند رہا۔

شکل 5.13: تجارتی توازن میں تبدیلی کی تفصیلات

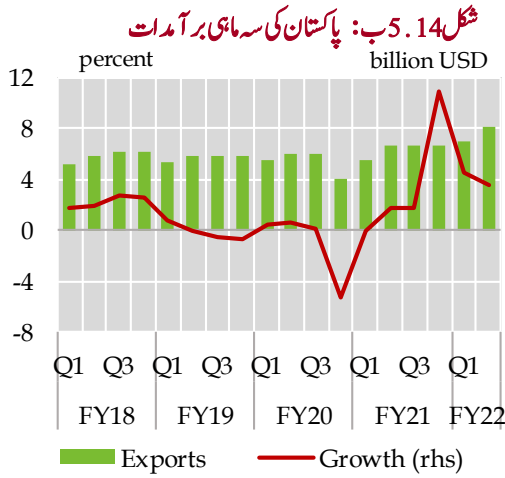


Source: Pakistan Bureau of Statistics

یہ امر اہم ہے کہ م س 22ء کی دوسری ششماہی میں پاکستان نے 15.1 ارب ڈالر کی برآمدات کیں، جس میں بڑا کردار ٹیکسٹائل کی برآمدی کھپوں کا تھا، جس میں بنیادی طور پر ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات، سوتی دھاگہ اور سوتے کپڑے شامل ہیں۔ ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو کو قیمتوں اور حجم دونوں کے مثبت اثرات نے تقویت دی۔ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں، چاول، خام پیٹرولیم مصنوعات، کیمیکلز، پھلوں اور سبزیوں، اور تل کے بیج کا بڑا حصہ رہا۔

اگرچہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے برآمدات کو تھوڑا بہت فائدہ پہنچایا، تاہم اس نے پاکستان کی درآمدات پر منفی اثر ڈالا کیونکہ اس عرصے میں توانائی کی قیمتوں میں اضافے کا نہ رکنے والا سلسلہ جاری رہا۔ درآمدات کے مجموعی اضافے میں 22 فیصدی پوائنٹس کا حصہ توانائی مصنوعات کی درآمدات کا تھا، جس کی بڑی وجہ توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ مزید برآں، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ادویہ کی درآمدات میں بڑا اضافہ، بالخصوص ویکسینوں، پاکستان کے بلند

¹⁸ اس موازنے میں صرف مالی سالوں کی صرف پہلی ششماہیاں شامل ہیں۔

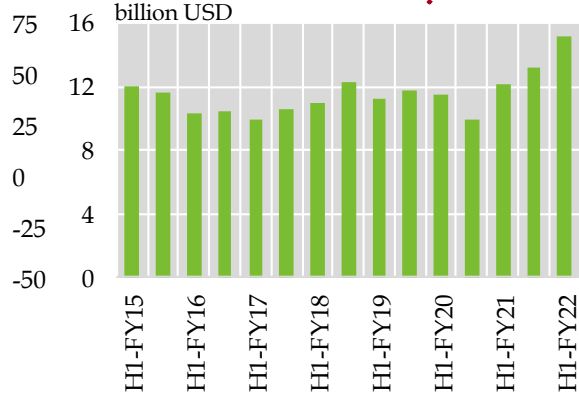


Source: PBS

ارب ڈالر تھیں۔ پہلی سہ ماہی کی بلند یونٹ مالیتیں دوسری سہ ماہی میں زائد برآمدی کھپوں کے اثرات پر سہت لے گئیں۔ پہلی سہ ماہی میں ملبوسات کے ساتھ ساتھ اہم قدر اضافی ٹیکسٹائل مصنوعات میں گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات (بستروں کی چادریں اور تولیے) کی برآمدات 18.7 فیصد بڑھ کر 2.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ خاص طور پر پہلی سہ ماہی میں برآمدات بنیادی طور پر سال بسال بنیاد پر بڑھیں۔

نرخوں کے اثرات: م س 22ء کی پہلی ششماہی میں کپاس کی بلند قیمتوں نے اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کی یونٹ مالیتوں پر بڑے گہرت اثرات مرتب کیے۔ عالمی وبا کی پہلی لہر کے بعد کپاس کی قیمتیں، ملکی اور عالمی منڈیوں دونوں میں سال بسال بنیاد پر تھوڑی بہت بڑھ گئیں (شکل 5.15 الف)۔ ملکی سطح پر برآمدی شعبے کی مضبوط طلب کے باعث کپاس کی مقامی رسد بڑھنے کا سبب بڑھتی ہوئی طلب تھی۔ ملکی رسد کی کمی کو دور کرنے کے لیے پاکستان بھاری مقدار میں کپاس درآمد کرنا رہا، اس لیے عالمی قیمتوں میں اضافے کا اثر اس پر پڑ رہا ہے (شکل 5.15 ب)۔ قیمتوں میں اضافے کے عالمی رجحان کی وضاحت عالمی وبا شروع ہونے کے بعد اجناس کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے کی جاسکتی ہے۔ کپاس کی عالمی رسد کو بنیادی طور پر

شکل 5.14 الف: پاکستان کی ششماہی برآمدات



Source: PBS

مصنوعات اور قدر اضافی ٹیکسٹائل ایشیا بشمول ملبوسات (بٹنے ہوئے اور تیار ملبوسات) اور گھریلو ٹیکسٹائل (بستروں کی چادریں اور تولیے) شامل ہیں۔

کپاس کی بلند قیمتوں کے نتیجے میں بلند یونٹ مالیتوں، مضبوط طلب، اضافی استعداد کے استعمال اور نئے پلانٹ اور مشینری کی تنصیب کے عوامل ملک میں ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی کا باعث بنے۔ حکومتی اور اسٹیٹ بینک کی پالیسیاں ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدی نمو بڑھانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوئیں۔ ان میں توانائی کی مسابقتی قیمتیں، نوماکاری اسکیموں، بالخصوص ٹرف، کے ذریعے سستے قرضوں کی فراہمی، ٹیکسٹائل کی کلیدی درآمدات کے نرخوں میں کمی، اور سال بسال بلند سائز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی ریفرنڈ شامل ہیں۔

ٹیکسٹائل برآمدات پہلی مرتبہ 9 ارب ڈالر تک پہنچیں۔ کسی بھی ایک ششماہی میں م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات 26 فیصد بڑھ کر 9.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ یہ نمو مختلف مصنوعات کے مثبت اثرات کے طفیل ہوئی۔ قیمتوں کے اثرات سے تقویت پا کر بیشتر مصنوعات کی برآمدات گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت زائد اور بلند بھی رہیں (جدول 5.8)۔

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ملبوسات کی برآمدات (بٹنے ہوئے اور تیار ملبوسات) 29.7 فیصد بڑھ کر 4.3 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو گذشتہ برس 3.3

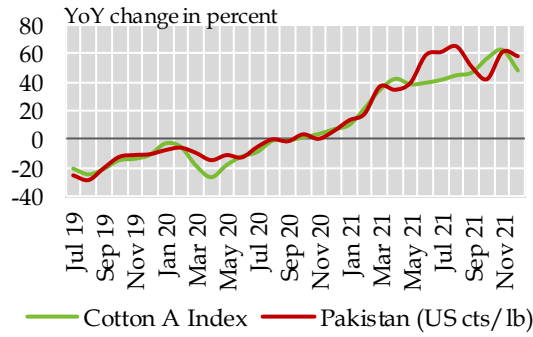
بیرونی شعبہ

بلند ترین ہے۔ یہی معاملہ کپاس ”الف اشاریے“ کا ہے، جو عالمی منڈی میں کپاس کی قیمتوں کا جائزہ لیتا ہے۔²¹

چین، بنگلہ دیش، ویتنام اور پاکستان سے جنم لینے والی طلب نے پیچھے چھوڑ دیا جس کی وجہ سے کپاس کی قیمتیں اضافے کے دباؤ میں رہیں۔^{20:19}

حجم کے اثرات: ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائلز کے سلسلے میں طلبی اور رسدی عوامل سے بلند حجم کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ طلبی جانب اہم خطوں یعنی امریکہ، یورپی یونین 27 اور برطانیہ، کی جانب سے طلب مضبوط تھی (شکل 5.16 الف، 5.16 ب اور 5.17)۔ گذشتہ سال کی کمی کے بعد یورپی یونین 27 کی جانب سے ملبوسات کی درآمدات میں بھرپور بحالی دیکھی گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ پاکستان م س 21ء میں جوق در جوق ملنے والے آرڈرز کو سنبھالنے میں کامیاب رہا۔

شکل 5.15 الف: ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں خام کپاس کے نرخوں میں تبدیلی



Source: Emerging Textiles

رسدی حوالے سے، ٹیکسٹائل صنعت نے موجودہ استعداد سے بلند استفادہ کیا، جس کی بنا پر بڑے خریداروں کے آرڈر مکمل اور برقرار رہے۔ اس کی جزواً عکاسی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعت کی جانب سے جاری سرمائے کے خاصے بلند استعمال سے ہوئی۔ جولائی تا دسمبر م س 22ء کے دوران جاری سرمائے کے خالص قرضوں (بشمول تجارتی ماکاری) کا حجم 1275 ارب روپے درج کیا گیا۔ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں لیے جانے والے خالص قرضوں کی نسبت 18 گنا زیادہ ہے۔

جدول 5.6: ماہی شکاری میں منازل کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدات

ملین ڈالر

م س 22ء میں سال بسال تبدیلی	م س 22ء	م س 21ء	م س 17ء تا م س 20ء اوسط	یورپی یونین 27
629	4,082	3,453	2,971	بالیوڈ
145	768	623	438	اسپین
139	585	446	459	اٹلی
101	463	362	343	جرمنی
50	846	796	639	امریکہ
886	3,303	2,417	1,851	چین
568	1,658	1,090	859	برطانیہ
69	1,102	1,032	820	افریقہ
113	775	662	700	متحدہ عرب امارات
127	609	482	431	بنگلہ دیش
157	469	312	349	افغانستان
-184	335	518	621	ملائیشیا
139	229	90	81	سعودی عرب
-13	187	200	167	ہا کاریں
87	134	47	35	دنیا کے باقی ممالک
436	2,244	1,808	2,009	دنیا بھر میں
3,015	15,125	12,110	10,894	

^ وسطی ایشیائی ریاستیں؛ * دنیا کے باقی ممالک

ماخذ: پاکستان دفتر تجارت

دراصل، 2021ء میں پاکستان کی کپاس کے ریٹے روٹی کی ماہانہ اوسط قیمت 98 سینٹس فی پاؤنڈ تھی، جو 2020ء کی اوسط قیمت سے تقریباً ڈیڑھ گنا اور اُس دہائی کی

¹⁹ برائے تفصیلات، دیکھیے باب 5 بیرونی شعبہ، معیشت کی کیفیت پراسٹیٹ بینک کی رپورٹ برائے سہ 1 م س 22ء

²⁰ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2020/21ء میں کپاس کی عالمی پیداوار 7.6 فیصد سال بسال کم ہو کر 24.3 ملین میٹرک ٹن رہ گئی۔ (ماخذ: کپاس: عالمی منڈیاں اور تجارت، فروری 2022ء پوائس ڈی اے۔)

²¹ ماخذ: امریکہ جنگ ٹیکسٹائلز

جدول 5.7: ٹیکسٹائل شعبے کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

م س 21ء کی پہلی ششماہی	م س 22ء کی پہلی ششماہی	تبدیلی	حجم کے اثرات	نرخوں کے اثرات
3,340	4,332	992	55	937
1,840	2,184	344	321	23
935	1,135	200	102	98
401	610	210	17	193
379	422	43		
304	385	81		
168	225	57	-97	154
62	57	-6	-7	1
13	28	15	8	6
7,442	9,381	1,939	-	-

نوٹ: (1) ملبوسات سے مراد ہوزری (بٹنے ہونے) + تیار ملبوسات؛ گھریلو ٹیکسٹائل ایشیا سے مراد ہسز کی چادریں مع تولیے ہیں

(2) حجم کے اثرات؛ نرخوں کے اثرات

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

94.9 فیصد بلند ہے (شکل 5.19 میں سہ ماہی وار تقاضا درج ہیں)۔²² دوم، نچلے میں مسابقتی توانائی پالیسی۔ برآمدی صنعتوں کے لیے گیس کے فی ایم ایم پی ٹی یونٹ پر 6.5 ڈالر اور بعد ازاں 9 ڈالر فی ایم ایم پی ٹی یو، اور بجلی 9 سینٹس فی کلو واٹ آور²³ مقرر کر دی گئی۔ نے صنعت کو سہولت دی۔ سوم، متعدد ٹیکسٹائل درآمدات، جیسے مصنوعی ریشے، مصنوعی دھاگے، بُنا ہوا کپڑا، اور پولیسٹر دھاگہ، کے نرخوں کی درستی، نے قدر اضافی ایشیا ساز شعبے کو سہولت فراہم کی۔²⁴ چہارم، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں صنعت کی سیالیت کی صورت حال بھی بہتر ہوئی تھی۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں کسٹمز ڈیوٹی کے ریفرنڈوز 20 ارب روپے تھے، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 6 ارب روپے تھے؛ اسی طرح م س 22ء کی پہلی ششماہی میں

مزید برآں، صنعت استعداد کاری کی جانب بھی مائل رہی، جو گذشتہ چند سہ ماہیوں کی نسبت اس عرصے کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی بڑھتی ہوئی درآمدات سے عیاں ہے۔

استعداد کے بلند استعمال اور وسعت کو معیشت کے برآمدی شعبوں کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی معاون پالیسیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ پالیسیاں ذیل میں درج ہیں، اوّل عارضی معاشی نو ماکاری سہولت (ٹرف) اور طویل مدتی نو ماکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 73.4 ارب روپے کی ٹیکسٹائل مشینری درآمدات کی وجہ سے، یہ حجم سال بسال بنیاد پر

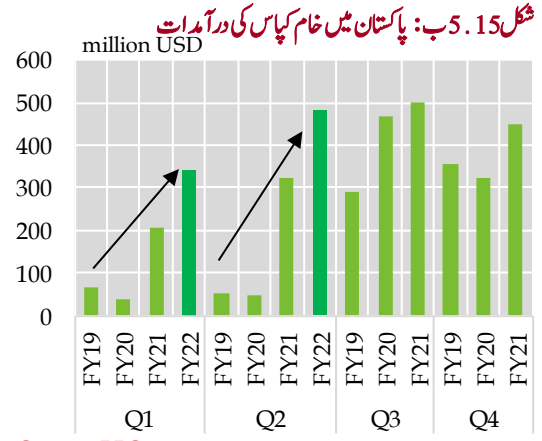
²² یہ بات قابل ذکر ہے کہ کسی فرم کی پیداوار پر معین سرمایہ کاری تاخیری اثرات مرتب کرتی ہے۔ مارچ 2020ء میں ٹرف متعارف کرائی گئی؛ اس لیے ٹرف / ایل ٹی ایف ایف سے استفادہ کر کے کی جانے والی سرمایہ کاری کی تاخیری اثرات آئندہ مہینوں اور سہ ماہیوں بشمول م س 22ء کی دوسرے ماہیوں پر پڑے۔

²³ نومبر 2021ء میں پنجاب کے لیے گیس پر زرعات 6.5 ڈالر سے بڑھا کر 9.0 ڈالر فی ایم ایم پی ٹی کر دی گئی؛ یہ نظر ثانی صنعتوں میں بجلی پیدا کرنے والے کیپٹو پاور پلانٹس کو فراہم کردہ گیس کے لیے تھی۔ عمومی صنعتوں کے لیے گیس پر زرعات 6.5 ڈالر فی ایم ایم پی ٹی یو برقرار رہی۔

²⁴ ان میں کچھ ایشیا، بنیادی طور پر کپاس، تھیں جن کے نرخ م س 21ء میں پہلے ہی ضروریات سے ہم آہنگ کر دیے گئے تھے۔ یہ اقدام اضافہ قدر کے لیے کلیدی ٹیکسٹائل مصنوعات کی درآمد میں سہولت فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ ماخذ: 2021-22 / www.commerce.gov.pk / decisions-of-tariff-policy-board-tbp-implemented-under-finance-act-2021-22

سیلز ٹیکس ریفرنڈز کا حجم سال بسال بنیاد پر 25.4 ارب سے بڑھ کر 123.5 ارب روپے تک پہنچ گیا۔²⁵

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں زرعی غذاؤں کی برآمدات 450.7 ملین ڈالر کے اضافے سے 2.5 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، جو گذشتہ برس 7.7 فیصد کم ہوئی تھیں۔ زرعی غذاؤں میں روغنی بیجوں کی برآمدات 155.6 ملین ڈالر درج کی گئی، جس کا حجم گذشتہ برس 36.6 ملین ڈالر تھا۔ حجم اور نرخوں کے اثرات مثبت تھے، جس میں اوّل الذکر زیادہ بڑا تھا۔ تیل کے بیجوں میں روغنی بیج کا حصہ زیادہ رہا۔ تل کے بیجوں کا بڑا حجم چین سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جہاں م س 22ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات 71 ملین کلوگرام سال بسال اضافے سے 88 ملین کلوگرام تک جا پہنچیں (شکل 5.19)۔ نتیجتاً اے سی پی ایف ٹی اے کے دوسرے مرحلے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کے تحت تل کے بیج پر ٹیرف کی شرح 9.0 فیصد سے کم کر کے صفر فیصد کر دی گئی تھی۔²⁶



پہلی ششماہی میں چاول کی برآمدات 103.4 ملین ڈالر بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر ہو گئیں۔ اس میں بڑا حصہ باسستی چاول کا ہے، جس کی برآمدات گذشتہ برس کے 75.7 ملین ڈالر سے بڑھ کر 304.1 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں چاول کی پیداوار میں 0.4 ملین ٹن اضافہ ہوا۔²⁷ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں یونٹ مالیتیں قابو میں رہیں، تاہم برآمدی حجم میں 0.2 ملین ٹن کا اضافہ ہوا۔

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں اہم ٹیکسٹائل مصنوعات جیسے سوئی کپڑے کی برآمدات 21.4 فیصد بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس کا حجم گذشتہ برس کی کمی کی نسبت بحال ہو گیا۔ یہی معاملہ سوئی دھاگے کا ہے جس کی برآمدی مالیت 52.3 فیصد بڑھ کر 610.4 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات میں کپاس کی بلند قیمتوں کا سوئی دھاگے اور کپڑے دونوں کی برآمدی مالیتوں پر گہرا اور مثبت اثر پڑا۔

باسستی چاول کی برآمدات میں اضافہ بلند حجم کی مرہون منت رہا، گو کہ اس میں ارزانی کے سبب دباؤ پڑا تھا۔ بلند حجم کو دو وسطی ایشیائی ریاستوں، قازقستان اور ازبکستان سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جہاں پاکستانی برآمد کنندگان اپنی جگہ بنا رہے ہیں۔ م س 21ء کی پہلی ششماہی میں ان ممالک کو صرف 3 ملین ڈالر مالیت کے باسستی چاول برآمد کیے گئے تھے، اس کی نسبت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 57 ملین ڈالر کی برآمدات کی گئیں۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں کینیا اور صومالیہ کے

نان ٹیکسٹائل برآمدات نے مجموعی برآمدات میں بڑا کردار ادا کیا

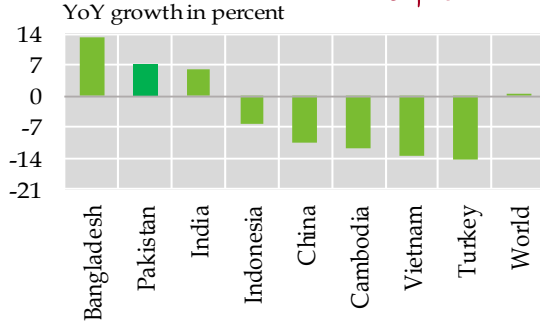
م س 22ء کی پہلی ششماہی میں نان ٹیکسٹائل برآمدات گذشتہ برس کی ایک فیصد نمو کی نسبت اس سال 23.1 فیصد، یا 1.1 ارب ڈالر، بڑھ کر 5.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ زرعی غذائی مصنوعات جیسے روغنی بیج (تل کے بیج)، چاول، مکئی، پھلوں اور سبزیوں نے قابل ذکر حصہ ڈالا (جدول 5.9)۔ دیگر مصنوعات میں صاف تانبا، خام پیٹرولیم مصنوعات اور الیکٹرانکس (خام)۔

²⁵ ماخذ: ایف بی آر

²⁶ سی پی ایف ٹی اے کے دوسرے مرحلے کا نفاذ یکم جنوری 2020ء سے کیا گیا تھا۔

²⁷ عبوری اعداد و شمار وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق کی جانب سے فراہم کیے گئے تھے۔

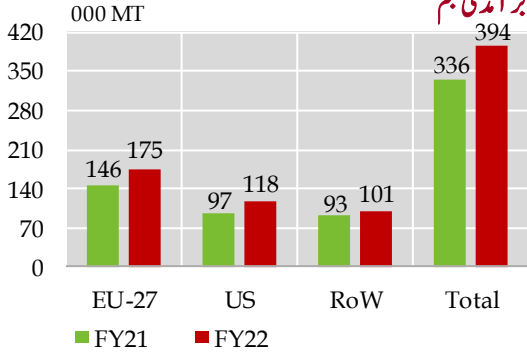
شکل 16. 5.16 م س 22ء کی پہلی ششماہی میں برطانیہ کی ملبوسات کے درآمدی حجم میں نمو



Source: UK Trade Info

بعد پاکستان سے چینی کی درآمدات بڑھ گئی ہیں (شکل 5.20 پ)۔ بھارت میں صاف شدہ تانبے کی درآمدات پیداوار میں کمی کے سبب سکڑ رہی ہیں؛ دوسری جانب سی پی ایف ٹی اے-2 کے تحت پاکستان کو صاف شدہ تانبا چین بھجوانے کے لیے ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہے۔²⁸

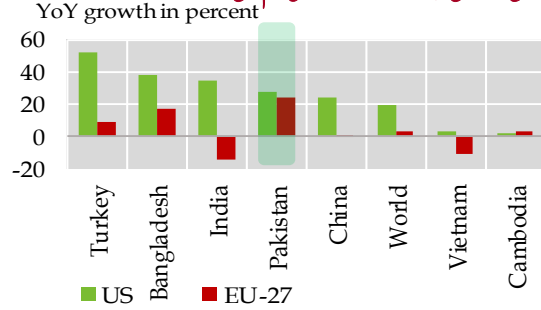
شکل 17. 5.17: پہلی ششماہی میں پاکستانی گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کا برآمدی حجم



Source: PBS

زرعی غذائی مصنوعات کے ساتھ ساتھ تانبے اور خام پیٹرولیئم مصنوعات کی برآمدات 144.4 فیصد بڑھ کر 106.8 ملین ڈالر تک جا پہنچیں، جو جزو آپت اساسی اثر کے باعث ہوا۔ خام مال کی قیمتوں میں اضافے نے بھی بلند حجم تقویت دی۔ آخر آء م س 22ء کی پہلی ششماہی میں اہتھائل اکلنل (خام) کی برآمدات بھی

شکل 16. 5.16 الف: م س 22ء کی پہلی ششماہی میں امریکہ اور یورپی یونین 27 میں ملبوسات کے درآمدی حجم میں نمو



Source: OTEXA & Eurostat

لیے برآمدات تقریباً دوگنی ہو کر 34 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ اس کے ساتھ ساتھ متحدہ عرب امارات کے لیے برآمدات میں بھی معقول اضافہ ہوا۔

دوسری جانب پہلی ششماہی میں غیر باسستی چاول کی برآمدات 3.8 فیصد اضافے سے بڑھ کر 762.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ حجم کے اثرات قیمت کے منفی اثرات زائل کرتے رہے جبکہ حجم میں بڑا اضافہ ملائیشیا، مڈگاسکر، آئیوری کوسٹ، فلپائن اور قازقستان کی طرف سے ہوا۔

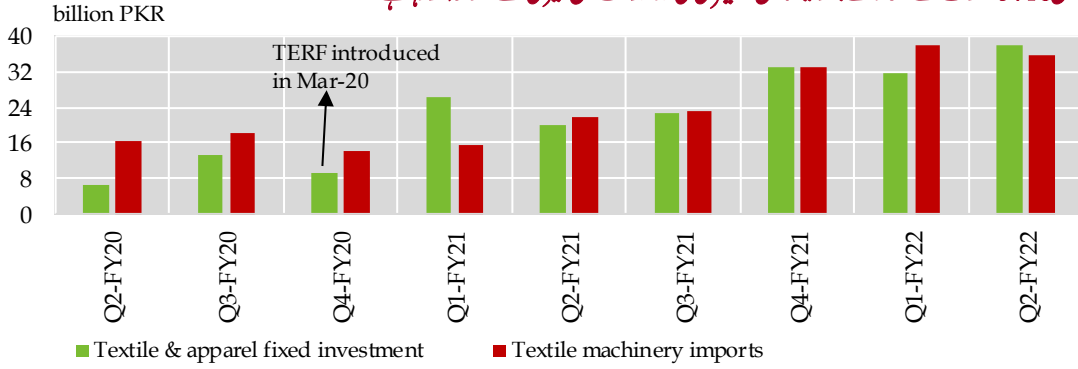
تل کے بیج اور چاول کے علاوہ مکئی نے زرعی غذائی برآمدات میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں اس کی برآمدات 9 ملین ڈالر بڑھ کر 89 ملین ڈالر تک جا پہنچی تھیں۔ حجم میں یہ بڑا اضافہ ملائیشیا، ویتنام اور عمان کو برآمدی کھپوں میں اضافے کے باعث ہوا۔

نرخ اور چین کا حصہ بڑھنے سے تانبے کی برآمدات میں اضافہ ہوا

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں صاف شدہ تانبے کی برآمدات 155 ملین ڈالر بڑھ کر 345 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ عالمی منڈی میں تانبے کی بلند قیمت نے اس کی برآمدی مالیت بڑھانے میں بڑا واضح کردار ادا کیا (شکل 5.20 الف)۔ حجم کے اعتبار سے اس میں تمام تر اضافہ چین سے ہوا۔ م س 21ء اور 22ء کی پہلی ششماہیوں کے مابین چین میں پاکستان کا حصہ 41 سے بڑھ کر 47 فیصد ہو گیا۔ بھارت سے کمی کے

²⁸ ماخذ برطانیہ 15 جنوری 2022ء: <https://www.commerce.gov.pk/protocol-on-phase-ii-china-pakistan-fta/>

شکل 5.18: ٹرف کے آغاز کے بعد ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے



Note: Fixed investment includes LTFF & TERF; values represent outstanding loans at the end of each quarter

Sources: SBP and PBS

زراعت اور کیمیکل گروپ، بشمول کووڈ ویکسین، نے درآمدات کی نمو میں 16.1 فیصدی پوائنٹس کا اضافہ کیا۔³¹

72 ملین ڈالر کے اضافے سے 201 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔²⁹ یہ تمام تر اضافہ چین کو برآمدی کھپوں کی بلند تر سیل کے باعث ہوا۔

ان دو گروپوں کے دوہندسی کردار کے ساتھ ساتھ مشینری اور ٹرانسپورٹ نے درآمدی نمو میں بڑا واضح کردار ادا کیا جبکہ گذشتہ برس کی نسبت غذا اور ٹیکسٹائل کا اس میں حصہ کم ہوا (شکل 5.22)۔³² بہتر زرعی پیداوار نے غذائی درآمدات کے دباؤ کو تھوڑا بہت کم کیا۔

درآمدات
م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی درآمدات 67.0 فیصد سال بسال اضافے سے 40.8 ارب ڈالر تک جا پہنچیں (شکل 5.21)۔ جیسے جیسے پہلی ششماہی گزری اس کے ساتھ ساتھ نمو کا رجحان بڑھتا گیا، اس لیے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں اس کی نمو زیادہ پروان چڑھی۔³⁰

توانائی کی بلند عالمی قیمتوں نے توانائی کی درآمدات کو بلند سطح پر رکھا

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی عالمی قیمتیں بلند سطح پر رہیں، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں اس میں 99 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (شکل 5.23)۔³³ اس بہ سرعت اضافے کا سبب نہ صرف پست اساسی اثر رہا، جب اوسط قیمتیں گذشتہ برس

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں توانائی، زراعت، کیمیکل، مشینری اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ جات نے درآمدات بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا (شکل 5.22)۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں توانائی نے مجموعی درآمدی نمو میں 22.3 فیصدی پوائنٹس کا حصہ ڈالا، جبکہ م س 21ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے کا حصہ منفی تھا، جس کی بنیادی وجہ اُس وقت عالمی منڈی میں خام تیل کی کم قیمت تھی۔ مزید برآں،

²⁹ یہ کیمیکل خالص اہتسائل اکٹیل ہوتا ہے۔

³⁰ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات 65.8 فیصد بڑھیں جبکہ دوسری سہ ماہی میں 68 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

³¹ مزید برآں، م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں توانائی کا حصہ، اور زرعی اور کیمیکل گروپ مضبوط ہوئے، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت ان دونوں گروپوں کا حصہ 20 اور 13 فیصدی پوائنٹس سے بڑھ کر بالترتیب 24 اور 19 فیصدی پوائنٹس تک پہنچ گیا، کیونکہ توانائی کی عالمی قیمتیں بلند سطح پر رہیں اور سنے اقسام کے ساتھ واپس آتے ہوئے کووڈ کی وجہ سے ادویات کی طلب بڑھ گئی۔

³² مشینری اور ٹرانسپورٹ کا حصہ بالترتیب 7 فیصدی پوائنٹس اور 4.9 فیصدی پوائنٹس رہا۔ مزید یہ کہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں غذائی شعبے کا حصہ سکلر کر 3.7 فیصدی پوائنٹس رہ گیا۔

³³ ماخذ: عالمی بینک

کی پہلی ششماہی کی نسبت 26 فیصد پست تھیں بلکہ تیل و گیس کی منڈیوں میں طلبی اور رسدی عوامل کے باعث پینپنے والی زد پذیریری بھی تھی۔³⁴

جدول 5.8: اہم نان ٹیکٹائل برآمدات
ملین ڈالر

تہدیلی	م س 22ء کی پہلی ششماہی	م س 21ء کی پہلی ششماہی	صاف تانبا
155	345	190	تل کے بیج
122	157	35	کیمیکلز
106	354	248	ایتھائل الکحل
72	201	129	چاول
103	1,067	963	باسمتی چاول
76	304	228	غیر باسمتی چاول
28	763	735	کپتی
80	89	9	خام پیڑولیم مصنوعات
63	107	44	گل
817	3,187	2,370	نان ٹیکٹائل، مجموعی
1,076	5,744	4,668	

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ م س 21ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات صرف 0.5 ارب ڈالر تک محدود رہیں (شکل 5.24)۔

سال 2020ء کی دوسری ششماہی میں کووڈ وبا کی روک تھام کے لیے ویکسین کی تیاری کا عمل ابتدائی مرحلے میں تھا، اور اس عرصے میں جو ویکسین فراہم کی گئی، اس کی رسد ضرورت سے کم تھی۔ اس لیے ملکوں کو انتظامی اقدامات پر انحصار کرنا پڑا؛ جن میں سخت لاک ڈاؤن کا نفاذ، اور سماجی فاصلے کے اقدام پر عملدرآمد کو وائرس کا پھیلاؤ روکنے کا ذریعہ بنانا شامل ہیں۔ تاہم، 2021ء میں متعدد کثیر ملکی کمپنیاں اور طبی ادارے ویکسینیں لے کر آئے جو انسانی صحت پر کووڈ کے اثرات کم کرنے کے لیے مفید ہیں۔

طلب کے لحاظ سے عالمی اقتصادی سرگرمی کی توقع سے زیادہ تیز بحالی تیل کی عالمی طلب کو مسلسل ہوا دیتی رہی۔ اوپیک پلس کے ارکان کی جانب سے پیداواری حصے کی پاسداری، امریکی شیل کی رسد میں تھوڑے سے اضافے اور حیاتیاتی ایندھن کے استعمال سے مضر صحت اخراج سے پاک توانائی کی طرف منتقلی کے حوالے سے غیر یقینی کی کیفیت نے تیل کی منڈی میں رسدی رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔

گیس کی منڈی میں یہ صورت حال تھوڑی سی مختلف تھی۔ معاشی بحالی کے ساتھ ساتھ نصف کرہ شمالی میں موسم سرما کی طوالت، یورپ میں پون چلی سے بجلی کی کم پیداوار اور خشک سالی جیسی صورت حال نے برازیل اور اس کے چند نواحی ممالک میں پن بجلی کی پیداوار کو محدود کر دیا، جس کی وجہ سے قدرتی گیس کی طلب بڑھی۔ دوسری طرف کووڈ سے متعلق تعطل کی سبب چند گیس فیلڈز میں 2020ء کا مرمتی کام 2021ء تک تاخیر کا شکار ہو گیا۔ گیس کی طلب میں تیزی سے بحالی کے ساتھ ایل این جی تیار کرنے والے پلانٹس میں متوقع اور غیر متوقع لوڈ شیڈنگ، غیر منصوبہ بند مرمتی کام اور منصوبوں میں تاخیر نے گیس کی عالمی منڈی میں رسد کو نقصان پہنچایا۔³⁵

آئل اور گیس مارکیٹ کی صورت حال کے اثرات کو نکلنے کی منڈی پر پڑے کیونکہ بہت سے ممالک بجلی کی پیداوار کے لیے کوئلے پر منتقل ہو گئے تھے۔ نتیجتاً، کوئلے کی قیمت بھی اس عرصے میں بڑھ گئی۔

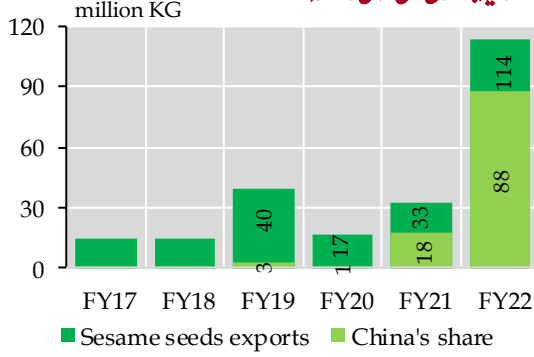
کووڈ پر قابو پانے کے لیے ویکسین، سمیت ادویات نے درآمدات بڑھانے میں کردار ادا کیا

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ادویات کی درآمدات 479.4 فیصد بڑھ کر 3.1

³⁴ عالمی توانائی ایجنسی (برہا بق 15 جنوری 2022ء، اس لنک پر دستیاب ہے، <https://www.iea.org/commentaries/what-is-behind-soaring-energy-prices-and-what-happens-next>)

³⁵ عالمی توانائی ایجنسی کے تخمینے کے مطابق، 2020-2015ء کے اوسط اسی عرصے کی نسبت 2021ء کے پہلے 9 ماہ میں ایل این جی کی عالمی رسد میں تعطل 27 فیصد زیادہ رہا۔ اکثر و بیشتر رسد میں تعطل غیر متوقع تھا، (برہا بق 15 جنوری 2022ء، اس لنک پر دستیاب ہے، <https://www.iea.org/commentaries/what-is-behind-soaring-energy-prices-and-what-happens-next>)

شکل 5.19: پہلی ششماہی میں پاکستان کی روغنی بیج کی برآمدات اور حالیہ برسوں میں چین کا حصہ



Source: PBS

پیداوار میں 4.8 فیصد سال بسال تخفیف ہوئی تھی۔³⁶ توانائی کی بلند عالمی قیمتوں پر بجلی کی پست پیداوار کے اثرات کو دھبہ کرنے کے لیے توانائی کے آمیزے کا رخ جوہری توانائی، پون بجلی اور فرنس آئل کی طرف کیا گیا۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کی پیداوار میں جوہری توانائی کا حصہ بڑھ کر 11 فیصد تک جا پہنچا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 6 فیصد تھا۔ اسی طرح فرنس آئل کا حصہ اس عرصے میں 4 فیصد سے بڑھ کر 8 فیصد تک پہنچ گیا۔³⁷

غیر توانائی درآمدات

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر توانائی درآمدات 55.1 فیصد سال بسال بڑھ کر 30.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں (شکل 5.26 الف)۔ تاہم، سہ ماہی وار تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال نمو کم ہوئی ہے۔ معاشی مبادیات کے استحکام اور بڑھتے ہوئے درآمدی دباؤ کو کم کرنے کے لیے م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں متعدد اقدامات کیے گئے۔ جس میں م س 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ 250 بی پی ایس بڑھانا، نقد محفوظ کی شرائط

نتیجتاً، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ویکسین کی درآمدات میں بہت بڑا اضافہ ہوا (شکل 5.24)۔ بالخصوص، اگرچہ م س 21ء کی پہلی ششماہی میں ملک میں انسانوں کے لیے 128.1 ملین ڈالر مالیت کی ویکسین (ہیپٹائٹس ویکسین کے علاوہ) درآمد کی گئی، تاہم، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ان ہی درآمدات کا حجم 2.7 ارب ڈالر تک جا پہنچا جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 21 گنا سے زیادہ ہے۔ خاص طور پر صرف دسمبر 2021ء کے مہینے میں پاکستان نے کووڈ کی نئی قسم او میکرون کے پھیلاؤ کو روکنے کی خاطر بوسٹر شٹس کے لیے 1.0 ارب ڈالر کی ادویات، بالخصوص کووڈ ویکسین، درآمد کیں۔

توانائی کی درآمدات

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں توانائی درآمدات بڑھ کر 10.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 4.8 ارب ڈالر کی نسبت 114 فیصد زیادہ ہیں۔ اگرچہ توانائی کی بلند عالمی قیمتیں درآمدات کو بڑھانے کی بنیادی وجہ (شکل 5.23) ہیں، تاہم معاشی بحالی کے نتیجے میں توانائی کی بڑھتی ہوئی طلب نے درآمدات کے حجم میں وسیع البنیاد اضافہ کیا، جس سے توانائی کا درآمدی بل تقریباً دگنا ہو گیا (جدول 5.10)۔

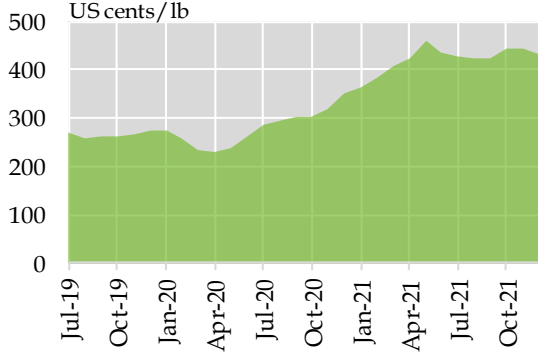
علی الخصوص، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم 29 فیصد بڑھ گیا، جس کی وجہ اس عرصے میں ہائی اسپیڈ ڈیزل اور فرنس آئل میں بالترتیب 49.3 فیصد اور 65.0 فیصد کا سال بسال اضافہ ہے۔ اگرچہ کمرشل بار برداری، زرعی اور تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں میں اضافے نے ہائی اسپیڈ ڈیزل کی طلب بڑھادی، تاہم، فرنس آئل کی طلب میں اضافہ صرف اور صرف بجلی سازی کے باعث ہوا (شکل 5.25)۔

یہ امر اہم ہے کہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کی پیداوار 8.7 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 74 ٹیرا واٹ آور ہو گئی جو م س 21ء کے اسی عرصے میں 68 ٹیرا واٹ آور تھی، باوجود اس کے کہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پن بجلی کی

³⁶ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں دریاؤں میں پانی کا بہاؤ 6.4 فیصد سال بسال کم ہو گیا (ماخذ: واٹر)۔

³⁷ بجلی کے شعبے نے فرنس آئل درآمد کرنے کے علاوہ بجلی ریفرنڈمز کے ذخائر سے بھی استفادہ کیا۔

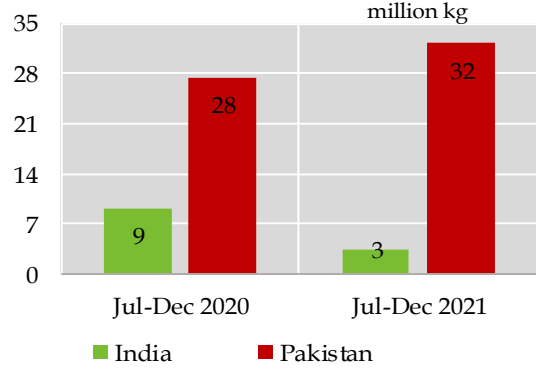
شکل 5.20: بین الاقوامی منڈی میں تانے کی قیمت



Source: Haver Analytics

مختلف اسکیموں کے تحت مشینری کی درآمدات کو تقویت ملی۔ چنانچہ، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی غیر توانائی درآمدات کی نسبت ردوبدل کی حامل غیر توانائی درآمدات (علاوہ ازپام آئل، کووڈیکسین اور موبائل فونز کے علاوہ مشینری) میں بڑی واضح کمی نظر آئی (شکل 5.26)۔

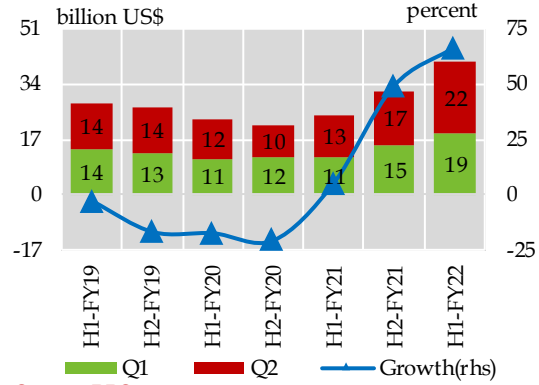
شکل 5.20: پاکستان اور بھارت کی چین سے خالص تانے کی درآمدات



Source: China Customs Statistics

میں 100 بی پی ایس اضافہ³⁸، 114 درآمدی ایشیا کو نقدی مارجن کی شرائط کے تابع کرنا شامل ہیں۔³⁹

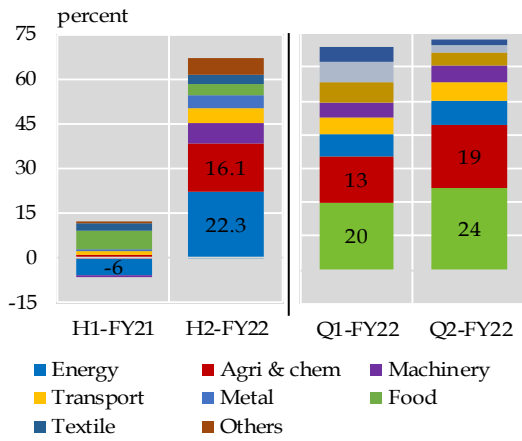
شکل 5.21: درآمدات میں سہ ماہی اور ششماہی رجحان



Source: PBS

ہو سکتا ہے کہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ان اقدامات نے غیر توانائی درآمدات کو بڑھانے میں کردار ادا کیا ہو، بالخصوص، وہ اقدامات جو اجناس کی عالمی قیمت یا کووڈ وبا جیسے بیرونی دھچکوں سے کم متاثر ہوئے ہوں۔ برآمدات کو فروغ دینے کے لیے

شکل 5.22: ششماہی اور سہ ماہی درآمدات کو بڑھانے والے کلیدی شعبے



Source: PBS

³⁸ ڈی ایم ایڈی سرکلر نمبر 20 برائے 2021ء درج ذیل لنک پر دستیاب ہے۔

³⁹ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 30 برائے 2021ء درج ذیل لنک پر دستیاب ہے۔

<https://www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL30.htm>

بیرونی شعبہ

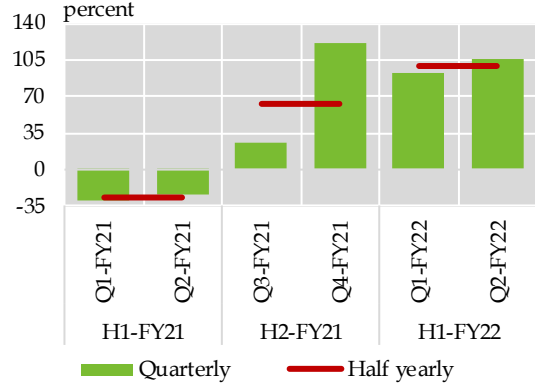
مصنوعات صنعتوں میں استعمال ہوتی ہیں، جبکہ کچھ پلاسٹک مواد گھر بیو استعمال میں بھی آتا ہے اور کچھ درآمدی کیمیکلز زرعی شعبے میں استعمال ہوتا ہے۔

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کی درآمدات 60.8 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 523.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 325.5 ملین ڈالر تھیں۔ تاہم م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حجم کے اعتبار سے کھاد کی درآمدات 6.1 فیصد سال بسال تخفیف سے م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 913.5 ملین ٹن رہ گئیں، جو م س 21ء کی پہلی ششماہی میں 973.1 ملین ٹن تھیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے حالیہ عرصے میں گیس کی عالمی قیمت میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور کھاد سازی کے شعبے کو عالمی سطح پر تاخیری اثرات کا بھی سامنا ہے۔ آخر دسمبر 2021ء تک کھاد کی عالمی قیمتوں کا اشاریہ جون 2021ء کے بعد سے 73.7 فیصد بڑھا گیا ہے۔⁴⁰ مزید برآں، پاکستان جو زیادہ تر ڈی اے پی درآمد کرتا ہے اس کی قیمتوں میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اس عرصے میں یورپ کی قیمتیں 126.3 فیصد بڑھیں۔ نتیجتاً، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کا درآمدی حجم کم ہوا۔

مشینری

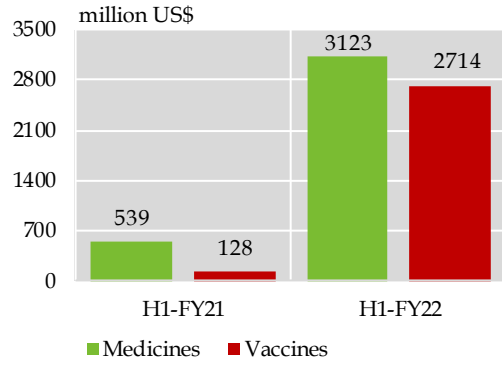
پاکستان کی غیر توانائی درآمدات میں زراعت اور کیمیکل گروپ کے بعد 6.0 ارب ڈالر حجم کے ساتھ مشینری سب سے بڑا گروپ رہی۔ مشینری درآمدات کا یہ حجم صرف م س 17ء کی دوسری ششماہی اور م س 18ء کی دوسری ششماہی میں ہی تھوڑا سا زیادہ یعنی 6.1 ارب ڈالر تھا جب سی پیک کے تحت متعدد منصوبے شروع ہو رہے تھے۔ تاہم، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں بلند معاشی سرگرمی اور برآمدات کی کوششوں کے سبب مشینری کی طلب بڑھ گئی، جن کی درآمدات میں اس عرصے کے دوران 40.2 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔⁴¹

شکل 5.23: توانائی اشاریہ قیمت میں سہ ماہی اور ششماہی نمو



Source: World Bank

شکل 5.24: ادویہ اور ویکسین کی ششماہی درآمدات



Source: PBS

زراعت اور کیمیکل

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں زرعی اور کیمیکل گروپ کی درآمدات 97.3 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 8.0 ارب ڈالر تک جا پہنچیں (شکل 5.27)۔ معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے سبب ادویات (بالخصوص کووڈ ویکسین) کے علاوہ پلاسٹک مواد اور متعدد کیمیکلز کی درآمدات بلند رہیں۔ درج بالا زمروں کی بیشتر درآمدی

⁴⁰ ماخذ: عالمی بینک

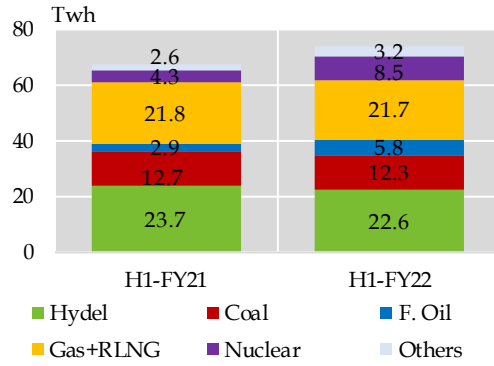
⁴¹ برائے تفصیلات برآمدات کے فروغ کی اسکیمیں، پاکستانی معیشت کی کیفیت پراسٹیبٹک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ ملاحظہ کیجیے۔ واضح رہے کہ اس عرصے میں جاری کھاتے کا خسارہ مشینری کی درآمدات کی وجہ سے بڑھا جو سرمایہ کاری اور معیشت کی پیداواری استعداد کے لیے خوش آئند ہے۔

گئیں۔ تاہم، بلحاظ مالیت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں موبائل فون کی درآمدات 16.8 فیصد سال بسال بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔⁴² نیم موصل (سی کنڈکٹر) چپس کی کمی نے عالمی سطح پر موبائل فون کی قیمتیں بڑھادیں، جس کے نتیجے میں م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم موبائل سسٹمز کے باوجود ادائیگیاں بڑھ گئیں۔⁴³

یہ امر اہم ہے کہ موبائل فون کی مکمل ساختہ یونٹ درآمدات کی جگہ الگ الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ موبائل فون پونٹس نے لے لی (شکل 5.28)۔

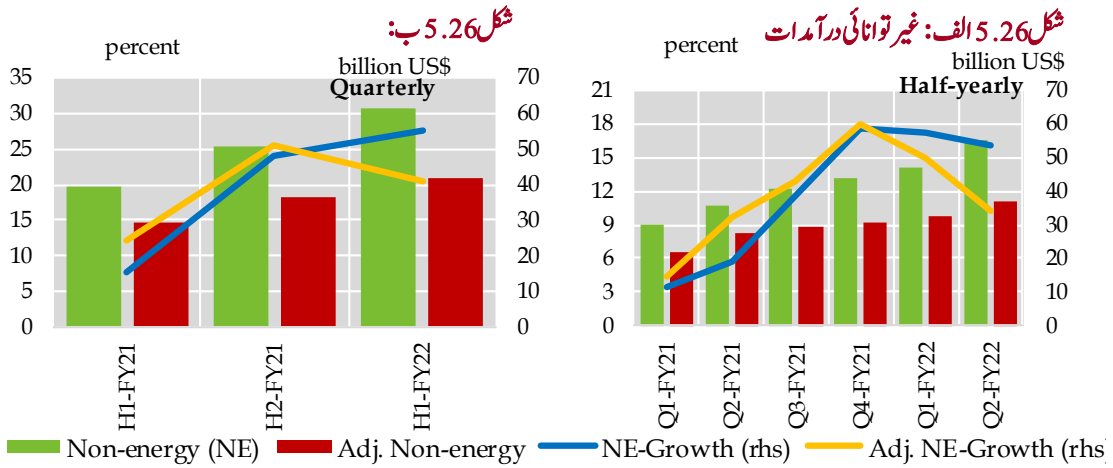
م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے الگ الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ موبائل فون کے 17 ملین یونٹ 887 ملین ڈالر میں درآمد کیے، جبکہ 214 ملین ڈالر کے عوض مکمل ساختہ موبائل فون کے 2 ملین یونٹ درآمد کیے گئے۔ اس کی بہ نسبت م س 21ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے 738 ملین ڈالر کے عوض 14 ملین مکمل ساختہ یونٹ درآمد کیے تھے جبکہ الگ الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ موبائل فون کے 8 ملین یونٹ 200 ملین ڈالر میں درآمد کیے تھے۔ ملک میں تیار ہونے والے موبائل فونز کے لیے موبائل ڈوائس میڈیو فیکیچرنگ پالیسی 2020ء نے متعدد ایشیا سازوں کو مقامی سطح پر موبائل فون تیار کرنے کی ترغیب دلائی، جس کے

شکل 5.25: پہلی ششماہی میں بجلی کی پیداوار میں ایندھن کا حصہ



Source: PBS

م س 21ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے مشینری گروپ میں موبائل فون کی درآمدات ایک بڑا زمرہ بنا رہا ہے، تاہم گذشتہ برس کی نسبت ان درآمدات کی حرکیات بڑی حد تک تبدیل ہو چکی ہیں۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں یونٹوں کے اعتبار سے موبائل فون کی درآمدات 13.4 فیصد سکڑ کر 19.2 ملین یونٹ رہ



Source: PBS

⁴² اس کے برعکس م س 21ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے 938 ملین ڈالر کے موبائل فون درآمد کیے۔

⁴³ م س 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران موبائل درآمدات کی فی یونٹ اوسط لاگت 38.5 ڈالر تھی، جبکہ یہ مالیت سال بسال اضافے سے 97.4 فیصد بڑھ کر 75.9 ڈالر تک پہنچ گئی۔

جدول 5.9: م س 22ء کی پہلی ششماہی میں کلیدی پیٹرو لیوم معموعات کی درآمدات

تہدیل	م س 22ء کی پہلی ششماہی		م س 21ء کی پہلی ششماہی		تہدیل
	ہزار میٹرک ٹن	ملین ڈالر	ہزار میٹرک ٹن	ملین ڈالر	
خام تیل	1,096	-32	4,574	1,323	4,605
پیٹرو لیوم معموعات	2,909	2,066	9,201	2,169	7,135
موٹر اسپرٹ	1,588	718	4,967	1,265	4,249
ہائی اسپینڈ ڈیزل	918	889	2,692	539	1,803
فرنس ائل	352	421	1,069	186	648
ایل این جی	1,374	1,022	4,900	1,048	3,877
دیگر	74	-57	479	231	537
مجموعی توانائی	5,454	2,999	19,153	4,771	16,154
کوئلہ	729	495	9,746	618	9,251

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

منج ہوا۔⁴⁷ مزید برآں، بجلی کی لاگت میں اضافے کے باعث گھر یلو صارفین شمسی توانائی پر منتقل ہونا شروع ہو گئے، جس سے ملک میں فوٹو وولٹیک سبز کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا۔⁴⁸

نتیجے میں مکمل ساختہ موبائل فون کی درآمدات کی جگہ الگ الگ پڑزوں کی شکل میں / نیم ساختہ موبائل فون کی درآمدات نے لے لی۔⁴⁴

ٹرانسپورٹ

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ کی درآمدات 105.8 فیصد بڑھ کر 2.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں؛ جو مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی میں اس سلسلے کی بلند ترین درآمدات یعنی 2.4 ارب ڈالر سے تھوڑی سی کم ہیں (شکل 5.29)۔ اس وقت توڑنے کے لیے بحری جہاز اور کشتیاں، اور ہوائی جہاز اور ان کے پڑزہ جات کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے مکمل ساختہ / نیم ساختہ یونٹس کی درآمدات میں اضافے نے مجموعی درآمدات میں 29 فیصد حصہ ڈالا، جس سے ٹرانسپورٹ کی درآمدات

موبائل فون کے علاوہ ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف کے تحت تقسیم شدہ قرضے بھی ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات بڑھانے پر منج ہوئے، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات 89 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 436.4 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔⁴⁵ سی پیک کی جاری سرگرمیوں اور اس کے علاوہ دیگر منصوبوں کی ہم آہنگی سے بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی طلب بڑھ گئی، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس مشینری کی طلب 2.1.1 فیصد بڑھ کر 1.0 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔⁴⁶ مزید برآں، بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام پر جاری کام ٹرانسفارمرز، سرکٹ بریکرز، کیبلز اور کنسولز جیسے برقی آلات کی بلند درآمدات پر

⁴⁴ تفصیلات کے لیے ایم ڈی ایم پی، پاکستانی معیشت کی کیفیت پراسٹریٹجک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 21ء ملاحظہ کریں۔

⁴⁵ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل مشینری، بشمول ملبوسات تیار کرنے والوں، نے طویل مدتی ماکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) اور ٹرف کے تحت 339 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے۔

⁴⁶ بجلی پیدا کرنے والے ان منصوبوں کی تفصیلات کے لیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پراسٹریٹجک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 21ء ملاحظہ کریں۔

⁴⁷ این ڈی سی کے مطابق ملک میں بجلی کی ترسیل اور تقسیم بہتر بنانے کے لیے متعدد ترسیلی اور تقسیم کے منصوبے مکمل پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ تفصیلات کے لیے یہ لنک ملاحظہ کریں۔

<https://ntdc.gov.pk/revised>

⁴⁸ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے 262.8 ملین ڈالر مالیت کے فوٹو سینسٹو سی کنڈکٹر (نیم موصل) درآمد کیے جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم محض 126.2 ملین ڈالر تھا۔

نے ملک میں گاڑیوں کے مکمل ساختہ / نیم ساختہ یونٹس کی درآمدات کو بڑی حد تک بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

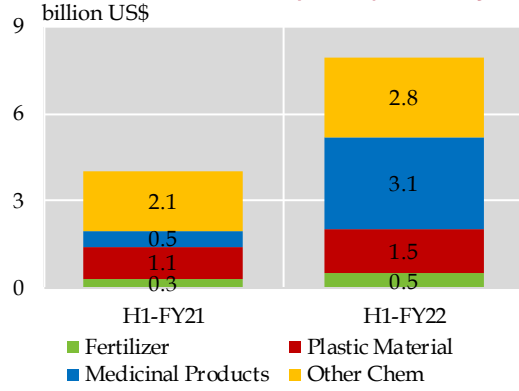
تاہم، طلب کے سبب ٹرانسپورٹ کی درآمدات کا مطلق حجم بلند رہا، جس میں زیادہ تر کاریں، ایس یو وی اور بسیں شامل ہیں۔ منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی بننے والی کاروں / ایس یو وی کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ سے ان کی فراہمی کی مدت 2 ماہ سے بڑھ کر 6 سے 8 ماہ تک پہنچ چکی ہے۔ جس سے 'اون مٹی' (نئی گاڑی کی فراہمی کی مدت کم کرنے کے لیے اصل رقم سے زائد کی ادائیگی) میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ جیسا کہ گاڑی سازوں کے پاس آرڈرز اور نقدی کی آمد (کار / ایس یو وی خریدنے کے لیے خریداروں کی جانب سے پیشگی ادائیگیاں) کی بہتات ہے، تاہم، گاڑیوں کے شعبے میں طلب کم کرنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے اثرات سامنا آنا ابھی باقی ہے۔⁵⁰

غذا

م س 22ء کی پہلی ششماہی میں غذائی درآمدات 23.4 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 4.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ م س 21ء کی پہلی ششماہی میں غذائی درآمدات کا حجم 3.9 ارب ڈالر تھا (شکل 5.30)۔ سہ ماہی وار تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ درآمدات کم ہو گئی ہیں، اس کی سال بسال نمو 11.9 فیصد ہے اس کی نسبت م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ نمو 38.1 فیصد تھی۔

یہ امر اہم ہے کہ خوردنی تیل (پام آئل) اور تیل کے بیج (سویا بین اور تلی کے بیج) اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے غذائی درآمدات پر بھاری اثرات پڑے۔⁵¹ اس کے ساتھ ساتھ م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان اجناس کی

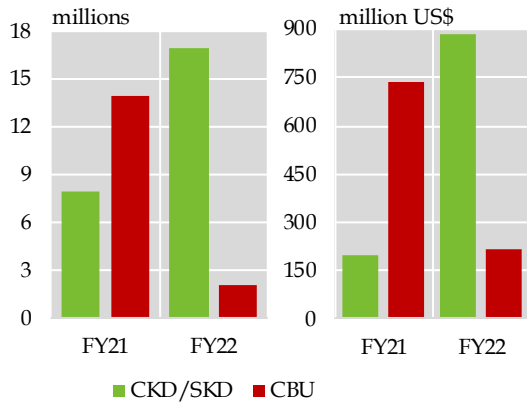
شکل 5.27: زرعی اور کیمیکل درآمدات



Source: PBS

بڑھ گئیں۔⁴⁹ اس وقت گاڑیوں کے مکمل ساختہ / نیم ساختہ یونٹس کے 52 فیصد حصے نے ٹرانسپورٹ کی مجموعی درآمدات بڑھادیں ہیں۔ آٹوموٹو ڈیولپمنٹ پالیسی 2016-21ء کے تحت گاڑیاں بنانے والے نئے ادارے ملک میں آئے اور پاکستان کی گاڑیوں کی منڈی میں گاڑیوں کی نئی قسمیں متعارف کرائی گئیں۔ جس

شکل 5.28: پہلی ششماہی میں موبائل درآمدات



Source: PBS

⁴⁹ تفصیلات کے لیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 18ء ملاحظہ کریں۔

⁵⁰ اسٹیٹ بینک نے، درج بالا پالیسی اقدامات کے علاوہ، صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کر کے گاڑیوں کی طلب کو بھی محدود کرنے کی کوشش کی۔ ان کلیدی اقدامات میں قسط وار ادائیگی کا حجم قرض گیر کی مجموعی تنخواہ کے 40 فیصد تک محدود کرنا، کار مالکاری کی مدت سات سے کم کر کے پانچ سال کرنا، کم از کم پیشگی یکمشت ادائیگی (ڈاؤن پیمنٹ) کو 15 سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا، اور تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے کسی بھی شخص کے لیے گاڑی کے حوالے سے قرضے کا (مجموعی) حجم 30 لاکھ روپے تک محدود کرنا۔

ماخذ: بمطابق 15 جنوری 2022ء (https://www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm)

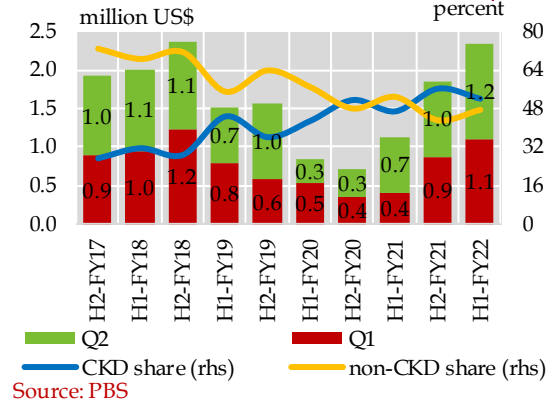
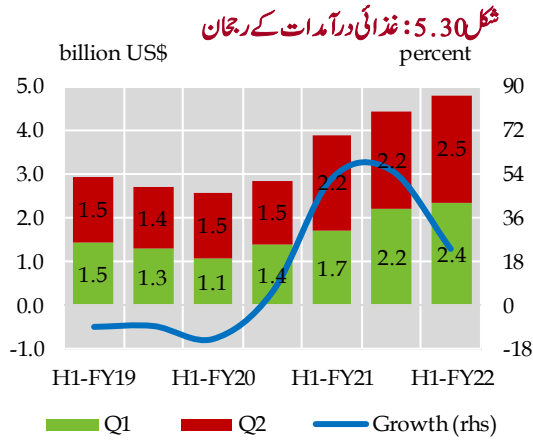
⁵¹ یکم جنوری 2022ء میں پام آئل کی فی میٹرک ٹن قیمتیں 1344.8 ڈالر کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئیں، جو آخر جون 2020ء کی سطح سے 104.9 فیصد بڑھیں۔

بیرونی شعبہ

غذا کے ایک اہم جز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بیج کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے مقامی سطح پر اس کی طلب کو تھوڑا سا کم کر دیا، کیونکہ مرغ بانی کا شعبہ۔ سویا بین سے بننے والی فیڈ کا ایک بڑا صارف۔ اس خام مال کی بلند قیمت اور ترسیل میں سست روی کے باعث مشکلات کا شکار ہے، جس سے لاگتی بوجھ کا اثر مرغی کے گوشت کے صارفین کے لیے قیمتوں پر پڑا۔⁵⁶

قیمتوں کا مجموعی غذائی درآمدات میں تقریباً 52 فیصد حصہ رہا (شکل 5.31)۔⁵² بالخصوص، پام آئل کی درآمدات 66.5 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ اس عرصے میں سویا بین بیج اور تلی کے بیج کی درآمدات میں بالترتیب 34.5 فیصد اور 89 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔⁵³

شکل 5.29: الگ الگ پڑوں کی شکل میں / نیم ساختہ ڈرائیوٹنگ ٹرانسپورٹ درآمدات



Source: PBS

دوسری جانب م س 22ء کی پہلی ششماہی میں گندم کی درآمدات 28.4 فیصد سال بسال کمی کے باعث 473.6 ملین ڈالر رہ گئیں۔ اگرچہ پاکستان کو م س 22ء میں گندم کی بہتر فصل کی توقع ہے، تاہم گندم کی بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے گندم کے تزیرواتی ذخائر بڑھانے کے حکومتی اقدام کو دھچکا لگا،⁵⁷ جس سے نتیجے میں اس جنس کی درآمد میں کمی آئی۔⁵⁸

انڈونیشیا اور ملائیشیا جیسے پام آئل پیدا کرنے والے کلیدی ممالک میں رسدی رکاوٹوں اور بھارت اور چین سے ابھرتی ہوئی طلب نے پام آئل کی عالمی قیمتیں ریکارڈ سطح تک بڑھادیں۔⁵⁴ دوسری طرف برازیل، ارجنٹینا اور پیراگوئے میں خشک موسم کی وجہ سے لاطینی امریکہ سے سویا بین تیل کی پیداوار کے تخمینے کم ہو گئے، جس سے سویا بین بیج کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔⁵⁵

پاکستان میں سویا بین بیج مرغ بانی (پولٹری)، گلڈ بانی اور آبی حیوانات (مچھلیوں) کی

⁵² ان کے علاوہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کی غذائی درآمدات میں 1.8 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔

⁵³ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے بالترتیب 403 ملین ڈالر مالیت کے سویا بین بیج اور 237 ملین ڈالر مالیت کے تلی کے بیج درآمد کیے۔

⁵⁴ تصویلات کے لیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 21ء ملاحظہ کریں۔

⁵⁵ م س 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سویا بین بیج کی اوسط ششماہی قیمت میں 28 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (ماخذ: عالمی بینک)۔

⁵⁶ پاکستان: آئل سیڈز اینڈ پروڈکٹس اپ ڈیٹ، 08 فروری 2022ء (بسطا بق 15 جنوری 2022ء، اس لنک پر دستیاب ہے: <https://www.fas.usda.gov/data/pakistan-oilseeds-and-products-update-9>)

⁵⁷ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں گندم کی عالمی قیمتیں 24.4 فیصد بڑھ گئیں۔

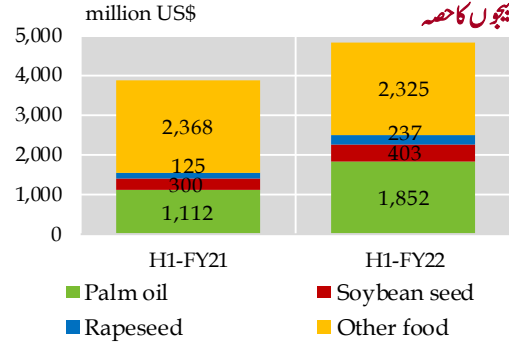
⁵⁸ مالی سال 22ء کے لیے حکومت نے گندم کی پیداوار کے لیے 28.9 ملین ٹن کا ہدف طے اور گندم کی کم از کم امدادی قیمت بڑھادی۔

گندم اور شکر کی طرح کپاس کی پیداوار بھی 32.7 فیصد سال بسال اضافے سے 9.4 ملین گانٹھوں تک پہنچ گئی جبکہ اس کا ہدف 10.5 ملین گانٹھیں تھا۔ کپاس کی رسد میں بڑے اضافے کے باوجود ٹیکسٹائل شعبے کی بڑھتی ہوئی برآمدات کے سبب ملک میں اس کی طلب بڑھ گئی۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے کپاس کی 824.8 ملین گانٹھیں درآمد کیں، یہ حجم گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت 55 فیصد زیادہ ہے۔ اس کے برعکس م س 21ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے کپاس کی 532.1 ملین گانٹھیں درآمد کی تھیں۔

دھاتیں

گاڑیوں کے شعبے کی طلب اور مکاناتی شعبے میں معاشی سرگرمی کے پھیلنے کے باعث لوہے، فولاد اور ان کے اسکرپ کی طلب بڑھ گئی۔ لوہے اور فولاد کی درآمد 80 فیصد اضافے سے 1.5 ارب ڈالر اور لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمد 30.4 فیصد سال بسال اضافے سے 1.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔

شکل 5.31: مجموعی غذائی درآمدات میں خوردنی تیل اور روغنی



Source: PBS

تاہم، چینی کی درآمد 49.5 فیصد سال بسال اضافے سے 189.3 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ م س 21ء میں گنے کی بھرپور فصل کے باعث گنے کی پیداوار 22 فیصد بڑھ گئی۔⁵⁹ گنے کی رسد میں بڑی حد تک بہتری کے باوجود گنے پر اسس کرنے کی صنعت میں رکاوٹوں کی وجہ سے ملکی منڈی میں شکر کی قیمت بڑھ رہی تھی۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے اس رجحان پر قابو پانے کے لیے شکر درآمد کرنے کی اجازت دے دی۔

⁵⁹ ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق۔